بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22 رمضان 1439 ہجری قمری • 7 احسان 1397 ہجری شمسی • 7 جون 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوۡنِ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ

(سورۃ البقرۃ :198)

ترجمہ: اور نیکی (کا) جو (کام) بھی تم کرو گے اللہ (ضرور) اس (کی قدر) کو پہچان لے گا اور زادِ راہ (ساتھ) لو۔ اور (یاد رکھو کہ) بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقلمندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 جون 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے

خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دورنگی نہیں آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار[1] میں اس کی قبر ہے خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنی ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں تو گویا قرآن نے اس کے مرنے کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مرے گا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی مگر سارے قرآن میں عیسیٰ کے مرنے کی خبر نہ دی۔ اس میں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنے کی اس آیت میں خبر ہے کہ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ[2] سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں غرض اگر آیت فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کے یہ معنی ہیں کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جس کی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے اس کو ہمیشہ کے لئے اس لئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بے دین ہو جائیں اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگوں کو گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اُس کو مُردوں میں دیکھ لیا اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے۔ یہ کیسا ایمان ہے کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کی کلام پر مقدم رکھتے ہو یہ کیا دین ہے[3] اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ میں نے مُردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا بلکہ خود مر کر یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنّت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنّت ہے اگر عیسیٰ زندہ تھا تو مرنے میں ہمارے رسول کی بے عزتی تھی سو تم نہ اہلسنّت ہو نہ اہل قرآن جب تک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعود ہوں سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح مَیں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں* کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہائت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابلِ اعتراض۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15 تا 18)

---

[1] عیسائی محققوں نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے دیکھو کتاب سوپر نیچرل ریلیجن، صفحہ ۵۲۲۔ اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھ لو۔ منہ

[2] اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا میں آنے والے ہوتے تو اس صورت میں یہ جواب حضرت عیسیٰ کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں جو شخص دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس رہا اور کروڑہا عیسائیوں کو دیکھا جو اس کو خدا جانتے تھے اور صلیب توڑا اور تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت کو جناب الٰہی میں یہ عذر کر سکتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ منہ

[3] قرآن شریف میں ایک آیت میں صریح کشمیر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اس کی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کی طرف چلے گئے جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَّاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا سو اس میں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور اٰوٰی کا لفظ لغت عرب میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کیلئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اُس کی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گزرا جس سے پناہ دی جاتی پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اور اُس کی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اُس ٹیلے پر پہنچایا تھا۔ منہ

*حاشیہ: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا، یعقوب، شمعون، یوزس اور دو بہنوں کے نام یہ تھے۔ آسیا، لیدیا۔ دیکھو کتاب پاسٹولک ریکارڈس، مصنفہ پادری جان ایلن گایلز، مطبوعہ لندن ۱۸۸۶ء، صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام انتہائی مکروہ، حد درجہ ظلم اور شرمناک ہے!

شمارہ نمبر 21 میں ہم نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا وکشوف پر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا تھا۔ مولانا صاحب نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ورؤیا کو ظاہر پر محمول کرکے آپؑ پر توہین باری تعالیٰ کا الزام لگایا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا جو الزام لگایا گیا ہے، یہ بہت ہی مکروہ اور ناقابل برداشت الزام ہے۔ آپ نے اللہ جل شانہ کی بزرگی و برتری ثابت کرنے کے لئے اپنی جان، مال، عزت، وقت سب کچھ داؤ پر لگا دیا اور پوری زندگی بغیر تھکے اور بغیر آرام کئے یہ کام کیا۔ آپؑ پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام ہمارے سینوں میں بہت گہرا زخم لگانے والا اور اتنا گھناؤنا ہے کہ اس کی بدصورتی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید وتفرید، اس کے خالق و مالک ہونے، ہر خوبی اور صفات حسنہ سے متصف ہونے اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہونے کو لیکر آپ کے سینے میں اس قدر جوش تھا کہ اگر اس جوش کو ایک طوفانی سمندر کے جوش سے تشبیہ دی جائے تو ہمیں ڈر ہے کہ ہماری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ ایک ادنیٰ داغ بھی صفات باری تعالیٰ عز اسمہٗ وجل شانہ پر آپ کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ کجا یہ کہ اس کے مقابل پر اَور خدا تجویز کیا جائے یا اس کے خالق و مالک ہونے سے انکار کیا جائے۔ تثلیث اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کی تردید میں آپ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ذیل میں اس کی ایک ادنیٰ جھلک پیش کی جاتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

تثلیث کا عقیدہ بھی ایک عجیب عقیدہ ہے۔ کیا کسی نے سنا ہے کہ مستقل طور پر اور کامل طور پر تین بھی ہوں اور ایک بھی ہو۔ اور ایک بھی کامل خدا اور تین بھی کامل خدا ہو۔ عیسائی مذہب بھی عجیب مذہب ہے کہ ہر ایک بات میں غلطی اور ہر ایک امر میں لغزش ہے...... مثلاً ایک عاجز انسان کو خدا بنانا اور دوسروں کے گناہوں کی سزا میں اس کے لئے صلیب تجویز کرنا اور تین دن تک اُس کو دوزخ میں بھیجنا۔ اور پھر ایک طرف خدا بنانا اور ایک طرف کمزوری اور دروغ گوئی کی عادت کو اُس کی طرف منسوب کرنا۔ چنانچہ انجیلوں میں بہت سے ایسے کلمات پائے جاتے ہیں جن سے نعوذ باللہ حضرت مسیحؑ کا دروغ گو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً وہ ایک چور کو وعدہ دیتے ہیں کہ آج بہشت میں تُو میرے ساتھ روزہ کھولے گا اور ایک طرف وہ خلاف وعدہ اُسی دن دوزخ میں جاتے ہیں اور تین دن دوزخ میں ہی رہتے ہیں۔ ایسا ہی انجیلوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان آزمائش کیلئے مسیح کو کئی جگہ لئے پھرا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح خدا بن کر بھی شیطان کی آزمائش سے بچ نہ سکا اور شیطان کو خدا کی آزمائش کی جرأت ہوگئی۔ یہ انجیل کا فلسفہ تمام دنیا سے نرالا ہے۔ اگر درحقیقت شیطان مسیح کے پاس آیا تھا تو مسیحؑ کیلئے بڑا عمدہ موقع تھا کہ یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتا کیونکہ یہودی حضرت مسیحؑ کی نبوت کے سخت انکاری تھے۔ (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 348)

رہے عیسائی، سو ان کا یہ حال ہے کہ وہ صریح توحید کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یعنی وہ تین خدا مانتے ہیں۔ یعنی باپ۔ بیٹا۔ رُوح القدس۔ اور یہ جواب ان کا سراسر فضول ہے کہ ہم تین کو ایک جانتے ہیں۔ ایسے بیہودہ جواب کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ جبکہ یہ تینوں خدا مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ پورے خدا ہیں تو وہ کونسا حساب ہے جس کے رُو سے وہ ایک ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کا حساب کس سکول یا کالج میں پڑھایا جاتا ہے۔ کیا کوئی منطق یا فلاسفی سمجھا سکتی ہے کہ ایسے مستقل تین ایک کیونکر ہو گئے اور اگر کہو کہ یہ راز ہے کہ جو انسانی عقل سے برتر ہے تو یہ دھوکا دہی ہے۔ کیونکہ انسانی عقل خوب جانتی ہے کہ اگر تین کو تین کامل خدا کہا گیا تو تین کامل کو بہرحال تین کہنا پڑے گا نہ ایک۔ اور اس تثلیث کے عقیدہ کو نہ صرف قرآن شریف ردّ کرتا ہے بلکہ توریت بھی ردّ کرتی ہے۔ کیونکہ وہ توریت جو موسیٰؑ کو دی گئی تھی اس میں اس تثلیث کا کچھ بھی ذکر نہیں۔ اشارہ تک نہیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اگر توریت میں بھی ان خداؤں کی نسبت تعلیم ہوتی تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ یہودی اس تعلیم کو فراموش کر دیتے۔ کیونکہ اوّل تو یہودیوں کو توحید کی تعلیم کے یاد رکھنے کے لئے سخت تاکید کی گئی تھی یہاں تک کہ حکم تھا کہ ہر ایک یہودی اس تعلیم کو حفظ کرلے اور اپنے گھر کے چوکٹوں پر اس کو لکھ چھوڑیں اور اپنے بچوں کو سکھا دیں۔ اور پھر علاوہ اس کے اسی توحید کی تعلیم کے یاد دلانے کے لئے متواتر خدا تعالیٰ کے نبی یہودیوں میں آتے رہے اور وہی تعلیم سکھلاتے رہے پس یہ امر بالکل غیر ممکن اور محال تھا کہ یہودی لوگ باوجود اس قدر تاکید اور اس قدر تواتر انبیاء کے تثلیث کی تعلیم کو بھول جاتے اور بجائے اس کے توحید کی تعلیم اپنی کتابوں میں لکھ لیتے۔ اور وہی بچوں کو سکھاتے اور آنے والے صدہا نبی بھی اسی توحید کی تعلیم کو دوبارہ تازہ کرتے ایسا خیال تو سراسر خلاف عقل وقیاس ہے۔ مَیں نے اس بارہ میں خود کوشش کرکے بعض یہودیوں سے حلفاً دریافت کیا تھا کہ توریت میں خدا تعالیٰ کے بارے میں آپ لوگوں کو کیا تعلیم دی گئی تھی؟ کیا تثلیث کی تعلیم دی گئی تھی یا کوئی اَور تو اُن یہودیوں نے مجھے خط لکھے جواب تک میرے پاس موجود ہیں۔ اور اُن خطوں میں بیان کیا کہ توریت میں تثلیث کی تعلیم کا نام ونشان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں توریت کی وہی تعلیم ہے جو قرآن کی تعلیم ہے۔ پس افسوس ہے ایسی قوم پر جو ایسے اعتقاد پر اڑی بیٹھی ہے کہ نہ تو وہ تعلیم توریت میں موجود ہے اور نہ قرآن شریف میں ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تثلیث کی تعلیم انجیل میں بھی موجود نہیں۔ انجیل میں بھی جہاں جہاں تعلیم کا بیان ہے ان تمام مقامات میں تثلیث کی نسبت اشارہ تک نہیں، بلکہ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے معاند پادریوں کو یہ بات ماننی پڑی ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم نہیں۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 373)

جان لیں کہ اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں کہ اسے عقل پر پتھر مار کر بہ جبر منوایا جائے اور صحیفہ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اس کے لئے نہ ہو، بلکہ فطرت کے وسیع اَوراق میں اس کے اس قدر نشانات ہیں، جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اس سڑک یا محلّہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے، خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور اس موجودہ ہستی کا پتہ ہی نہیں بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے۔ زمین وآسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں بلکہ اس خدائے احد الصمد لم یلد ولم یولد کی ہستی کو دکھاتی ہے جو زندہ اور قائم خدا ہے اور جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ چنانچہ پادری فنڈر جس نے پہلے پہل ہندوستان میں آکر مذہبی مناظروں میں قدم رکھا اور اسلام پر نکتہ چینیاں کیں، اپنی کتاب میزان الحق میں خود ہی سوال کے طور پر لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں تثلیث کی تعلیم نہ دی گئی ہو، تو کیا وہاں کے رہنے والوں پر آخرت میں مواخذہ تثلیث کے عقیدہ کی بنا پر ہوگا؟ پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ ان سے توحید کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے سمجھ لو کہ اگر توحید کا نقش ہر ایک شے میں نہ پایا جاتا اور تثلیث ایک بناوٹی اور مصنوعی تصویر نہ ہوتی تو عقیدہ توحید کی بناء پر مواخذہ کیوں ہوتا؟

بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی نقش کیا گیا ہے اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔ ایک قطرہ پانی کا دیکھو، تو وہ گول نظر آتا ہے، مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر ایک چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے، اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی ہے اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے۔ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔ زمین کو لو اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول۔ الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اس کے لئے زمین وآسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔

مجھے ایک حکیم کا مقولہ بہت ہی پسند آتا ہے کہ اگر کل کتابیں دریا برد کر دی جاویں، تو پھر بھی اسلام کا خدا باقی رہ جائے گا اس لئے کہ وہ مثلث اور کہانی نہیں۔ اصل میں پختہ بات وہی ہے، جسکی صداقت کسی خاص چیز پر منحصر نہ ہو کہ اگر وہ نہ ہو تو اس کا پتہ ہی ندارد۔ قصہ کہانی کا نقش نہ دل پر ہوتا نہ صحیفہ فطرت میں جب تک کسی پنڈت، پاندھے یا پادری نے یاد رکھا ان کا کوئی وجود مسلم رہا ز اں بعد حرف غلط کی طرح مٹ گیا۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 40)

ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک ٹکٹکی سے باندھ کر اس کو کوڑے نہ لگیں اور اُس کے منہ پر نہ تھوکا جائے اور چند روز اس کو حوالات میں نہ رکھا جائے اور آخر اس کو صلیب پر نہ کھینچا جائے تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آ گئی۔ ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکّہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہِ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہہ دے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور اخیر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کرکے ایک دو گھنٹہ میں جیل خانہ میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر باشاہوں کو ہلاک کرتا ہے۔ یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے کہ ’’یار غالب شو کہ تا غالب شوی۔‘‘ ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مُردہ مذہب ہے۔ ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو مُردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے جو مُردہ خدا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مَیں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اُس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور مسیحؑ کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے مگر ہر ایک حملہ میں دشمن ناکام رہے۔ اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا مگر مَیں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزارہا نشانوں سے اس نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 353)

خیال رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ آپ کے متعلق جو باتیں کہی گئی ہیں وہ انجیل کے مطابق پادریوں کو ملزم بنانے کیلئے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف حد درجہ بدزبانی اور بہتان تراشی کی۔ اب ہم آخر پر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور ان جیسے معترض علماء کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جس قوت اور شوکت اور عالمانہ دلائل وبراہین کے ساتھ توحید باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مضامین لکھے ہیں چودہ سو سال میں کسی بھی عالم کی تحریر میں اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توہین باری تعالیٰ کا الزام حد درجہ ظلم بے باکی اور بے شرمی ہے۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور
اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا

رمضان میں جب ہم تقویٰ کے حصول کیلئے کوشش کرتے ہیں یا کوشش کرنے والے ہوں گے تو اپنی عبادتوں کی طرف توجہ ہوگی
اگر ہم تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے روزے رکھیں گے تو برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی
اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے تقویٰ کی اہمیت، اس کے تقاضوں اور اس کی برکات کا بصیرت افروز تذکرہ

پاکستان میں جماعت کے بہتر حالات کیلئے، دیگر مسلمانوں کیلئے اور عمومی طور پر تمام دنیا کیلئے دعاؤں کی تحریک
اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے اور ان کی قیادت اور لیڈر شپ کو اور علماء کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے کہ زمانے کے امام کو پہچاننے والے ہوں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18رمئی 2018ء بمطابق 18رہجرت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرۃ:184) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ایک اور رمضان کے مہینہ سے گزرنے کی توفیق مل رہی ہے جو کل سے شروع ہو چکا ہے۔ اس مہینہ میں مسلمانوں کی بڑی تعداد روزہ کے ساتھ مسجد میں نمازوں اور تراویح کے لئے بھی آتی ہے۔ اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ہماری مساجد میں بھی ان دنوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ آبادی ہوتی ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے آجکل تو ایم ٹی اے پر بھی کافی تلاوت کی جاتی ہے یہ یاد دلانے کے لئے کہ یہ روزے جو فرض کئے گئے ہیں ان کا مقصد تقویٰ ہے۔ پہلے مذاہب میں بھی جو روزے فرض کئے گئے تھے تو اس کا مقصد بھی تقویٰ تھا۔ آج ان مذاہب کے ماننے والوں کے پاس نہ ان کی تعلیم اصل حالت میں ہے اور نہ اس پر عمل ہے اور نہ ہی پھر ان میں تقویٰ ہے۔ لیکن اسلام ایک دائمی مذہب ہے۔ تا قیامت رہنے والا مذہب ہے۔ اس کی تعلیم دائمی ہے اور قرآن کریم دنیا کے ہر کونے میں آج اپنی اصل حالت میں محفوظ ہے اور تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان کے لئے ایک رہنمائی ہے۔ اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہمیشہ تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے اور پھر آخری زمانے میں ہماری اصلاح اور قرآن کریم کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے اور راستے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے۔ یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا۔

اس آیت سے اگلی آیتوں میں روزوں سے متعلق احکامات کی جزئیات بھی بیان کی گئی ہیں، تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ قرآن کریم پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے اور دعاؤں کی طرف توجہ دینے کے متعلق بھی بیان ہوا ہے۔ لیکن ان سب کا خلاصہ اس آیت کے اس ایک لفظ میں بیان کر دیا کہ مقصد تقویٰ ہے۔ پس اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دے کر خاص طور پر کوشش کرو تا کہ ان پر عمل ہمیشہ کے لئے تمہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے میں آسانی پیدا کرنے والا بن سکے۔

پس رمضان میں جب ہم تقویٰ کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں یا کوشش کرنے والے ہوں گے تو اپنی عبادتوں کی طرف توجہ ہوگی۔ اگر ہم تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے روزے رکھیں گے تو برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اگر ہم برائیوں سے نہیں بچ رہے چاہے وہ برائیاں ہماری ذات پر اثر کرنے والی ہیں یا دوسروں کو تکلیف میں ڈالنے والی۔ ان کو چھوڑنے سے ہی روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اگر ان کو نہیں چھوڑ رہے تو روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور یہی تقویٰ ہے۔ اگر روزے رکھ کر بھی ہم میں تکبر ہے، اپنے کاموں اور اپنی باتوں پر بے جا فخر ہے، خود پسندی کی عادت ہے، لوگوں سے تعریف کروانے کی خواہش ہے، اپنے ماتحتوں سے خوشامد کروانے کو ہم پسند کرتے ہیں جس نے تعریف کر دی اس پر بڑا خوش ہو گئے، یا اس کی خواہش رکھتے ہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں لڑائی جھگڑا، جھوٹ فساد سے اگر ہم بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں عبادتوں اور دعاؤں اور نیک کاموں میں اگر وقت نہیں گزار رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے اور روزے کا مقصد پورا نہیں کر رہے۔ پس رمضان میں برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا، یہی ہے جس سے روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اور جب انسان اس میں ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے تو پھر حقیقت میں روزے کے مقصد کو پانے والا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ مقصد حاصل نہیں کر رہے تو پھر بھوکا رہنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور......الخ حدیث 1903)

اگر تم ان مقاصد کو حاصل نہیں کر رہے۔ بعض لوگ روزے کے نام پر دھوکہ بھی دیتے ہیں اور بھوکے بھی نہیں رہتے۔ بظاہر یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن روزہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ ہیں جن کو اپنے کھانے پینے پر بھی ضبط نہیں ہے۔ جو چند گھنٹے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو کھانے پینے سے نہیں روک سکتے۔ جب ایسے لوگ ہیں تو باقی معاملات میں اپنے نفس پر کس طرح ضبط کر سکتے ہیں۔ کل ہی کی بات ہے یہاں مسلمانوں کے روزے کے بارے میں اخبار میں ایک جائزہ شائع ہوا اور اس نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اکثر یہاں کے جو نوجوان ہیں وہ روزہ صرف دکھاوے کے لئے رکھتے ہیں اور روزے کی غرض کا انہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔

ایک عیسائی نے یا لا مذہب نے بہرحال غیر مسلم نے ایک نوجوان کا انٹرویو لیا تو اس نوجوان نے کہا کہ ہاں میں نے صبح سحری کھا کر اپنے گھر والوں کے ساتھ روزہ رکھا اور بڑی باقاعدگی سے ہمارے گھر میں سحری اور افطاری کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ میری ماں چونسٹھ سال کی ہے۔ شوگر کی مریض بھی ہے اور شاید بڑے اہتمام سے روزے بھی رکھتی ہے اس کے باوجود ہمارے لئے افطاری کے لئے قسم قسم کی چیزیں تیار کرتی ہے اور اب ہم جا کے افطاری کھائیں گے۔ لیکن وہ نوجوان کہنے لگا کہ حقیقت یہ ہے کہ جو معاشرتی دباؤ ہے۔ معاشرے کا جو دباؤ ہے یا گھر والوں کو دکھانے کے لئے میں ظاہر تو یہ کرتا ہوں کہ میرا روزہ ہے اور میں نے آج صبح سحری بھی کھائی تھی مگر آج دوپہر کو ابھی میں فِش اینڈ چِپس کھا کر آیا ہوں اور کہنے لگا کہ یہاں انگلستان میں میری طرح کے ہزاروں نوجوان ہیں جو اس قسم کے روزے رکھتے ہیں۔

تو یہ تو بعض لوگوں کے روزے کی حقیقت ہے اور پھر بعض اگر پورا دن فاقہ بھی کر لیتے ہیں تو نمازوں اور عبادت کی طرف وہ توجہ نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے۔ ایک آدھ نماز پڑھ لی اور بس۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ ایسے روزے پھر اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

پس ہم احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اپنے روزوں کے اس طرح حق ادا کرنے کی کوشش کریں جس طرح ان کا حق ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ تقویٰ کیا ہے اور ہم نے اسے کس طرح اختیار کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر تقویٰ کے بارے میں ہمیں بتایا کہ متقی کون ہے؟ حقیقی راحت اور لذت اصل میں تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے نہ کہ دنیا کی لذتوں میں راحت ہے۔ کس طرح ہمیں نیکیاں بجالانی چاہئیں۔ انسان کو حقیقی مومن بننے کے لئے اپنا ہر کام خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنا چاہئے اور یہی ایک بات ہے جو مومن اور کافر میں فرق ڈالتی ہے۔ اور یہ بھی آپ نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت میں انسان ترقی کرے۔ ہر روز جو آئے، ہر آنے والا دن ہمیں اللہ تعالیٰ کی معرفت میں آگے لے جانے والا ہو، نہ کہ وہیں کھڑے رہیں یا ان لوگوں کی طرح ہوں جو صرف معاشرتی دباؤ کی وجہ سے دکھانے کے لئے روزے رکھتے ہیں نہ کہ تقویٰ میں بڑھنے کے لئے جیسا کہ مَیں نے ابھی مثال دی۔

بہرحال اس وقت میں تقویٰ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف اقتباسات پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے اپنے

ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں اور یہ بھی کہ تقویٰ تمام پرانے صحف مقدسہ کا خلاصہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’کل (یعنی 22رجون 1899ء)‘‘ جلسہ کا ذکر فرمارہے ہیں کہ ’’بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔‘‘ فرمایا ’’اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ وطہارت اختیار کرلے۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضُعف کا غلبہ ہوجاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔‘‘ فرمایا ’’تقویٰ خلاصہ ہے تمام صُحفِ مقدّسہ اور توریت وانجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کردیا ہے‘‘ (یعنی تقویٰ کے لفظ میں) فرمایا ’’میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں دنیا کے ہمّ وغم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔‘‘ (ملفوظات، جلداوّل، صفحہ 303، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ درد ہے آپ کا کہ میری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ نہ کہ صرف دنیا کا غم ہی ہر وقت اسے کھائے جائے۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تقویٰ پر چلنا ہی اصل میں شریعت کا خلاصہ ہے اور اگر دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو تقویٰ پر چلو۔ آپ فرماتے ہیں: ’’چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔‘‘ (احمدیوں کو مخاطب ہوکر فرمارہے ہیں) ’’اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغزِ شریعت تقویٰ ہی ہوسکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالبِ صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔‘‘ پس مستقل مزاجی سے ہر نیکی چاہے وہ چھوٹی نیکی ہے یا بڑی نیکی ہے اس کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدۃ:28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔‘‘ (اپنا وعدہ خلافی نہیں کرتا) ’’جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران:10) پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے‘‘۔ (ایک بنیادی شرط ہے جسے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ تقویٰ بہر حال قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے) فرمایا ’’تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہوکر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔‘‘

(ملفوظات، جلداوّل، صفحہ 108 تا 109، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس رمضان سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ بنیادی نسخہ ہے کہ ہمارے روزے اور ہمارا ہر عمل تقویٰ کے حصول کے لئے ہو۔ بہت سارے لوگ کہتے ہیں دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ ہم نے بڑی دعائیں کیں قبول نہیں ہوئیں۔ ان کو پہلے اپنے اندر دیکھنا چاہئے کہ کیا ان کے اندر دین غالب ہے؟ تقویٰ پر چلنے والے ہیں یا دنیا کی ملونی زیادہ ہوگئی ہے؟ پس دعا کی قبولیت کے لئے ایک یہ بھی شرط ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق وفجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ وہ ولایت اور قرب الٰہی کے درجے کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔‘‘ (یہ نام نہاد بزرگ ہیں) ’’کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگادی ہے‘‘ (ولی کے ساتھ متقی ہونا شرط ہے۔) فرمایا ’’پھر ایک اور شرط لگاتا ہے یا یہ کہو متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے‘‘ (اگر اللہ تعالیٰ مدد کررہا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔) ’’پہلا دروازہ ولایت کا ویسے بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیّت اور نصرت الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا۔‘‘ (اللہ تعالیٰ سے کلام کا وعدہ تو کہتے ہیں ناں کہ ختم ہوگیا۔ اس کا دروازہ بند ہوگیا۔ اب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جو مدد ہے اس کا دروازہ بھی بند کرنا چاہتے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یادرکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے‘‘ فرمایا ’’پھر ایک اَور راہ ہے کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔‘‘ (اگر حل کرنا ہے تو پھر تقویٰ ہی ہے جس سے وہ پورے ہوسکتے ہیں یا یہ نتیجے نکل سکتے ہیں۔) فرمایا ’’معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ’’مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مَخرج پیدا کردیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچادیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے‘‘۔ (پس یہ دعا بھی بہت کرنی چاہئے اور اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:3 تا 4) ہمیشہ انسان یہ یاد رکھے تو تقویٰ پر چلنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے) فرمایا کہ ’’اب غور کرکے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سُکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔ کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور اَملاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش وعشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سَعیر اور سَلاسل واَغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔‘‘ (آگ میں جل رہے ہیں۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔) ’’جیسے فرمایا ہے اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ‘‘(الدھر:5) (کہ یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور جہنم تیار کررکھے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں ’’وہ نیکی کی طرف آہی نہیں سکتے۔ وہ ایسے اَغلال ہیں کہ خدا کی طرف (سے) ان اغلال کی وجہ سے ایسے دبے پڑے ہیں کہ حیوانوں اور بہائم سے بھی بدتر ہوجاتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہر وقت دنیا ہی کی طرف لگی رہتی ہے اور زمین کی طرف جھکتے جاتے ہیں۔ پھر اندر ہی اندر ایک سوزش اور جلن بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر مال میں کمی ہوجائے یا حسب مراد تدبیر میں کامیابی نہ ہو تو کڑھتے اور جلتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات سودائی اور پاگل ہوجاتے ہیں یا عدالتوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ واقعی بات ہے کہ بے دین آدمی سعیر سے خالی نہیں ہوتا۔‘‘ (اپنی آگ میں جل رہا ہوتا ہے اور اس قسم کے کئی نظارے ہمیں نظر آتے ہیں اخباروں میں ایسی خبریں بھی پڑھی ہیں۔) فرمایا کہ ’’اس لئے کہ اس کو قرار اور سکون نصیب نہیں ہوتا جو راحت اور تسلی کا لازمی نتیجہ ہے۔ جیسے شرابی ایک جام شراب پی کر ایک اور مانگتا ہے اور مانگتا ہی جاتا ہے اور ایک جلن سی لگی رہتی ہے ایسا ہی دنیادار بھی سعیر میں ہے۔‘‘ (جل رہا ہے) ’’اس کی آتشِ آز ایک دم بھی بجھ نہیں سکتی۔ سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلداوّل، صفحہ 420 تا 421، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو مزید بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی راحت اور لذت کا مدار تقویٰ پر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’متقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پاسکتا ہے جو دنیادار اور حرص وآز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔‘‘ (قناعت ہو، تقویٰ ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصد ہو تو کم حالات میں بھی انسان گزارہ کرلیتا ہے اور سکون اور لذت پیدا ہوجاتی ہے جبکہ بڑے بڑے امیروں کو لذت پیدا نہیں ہوسکتی) فرمایا کہ ’’جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یادرکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت، عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔ جبکہ ان ساری باتوں سے معلوم ہوگیا کہ سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں‘‘ (یعنی مکڑی کے جالے کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ باریک باریک تاریں ہیں۔) ’’تقویٰ تمام جوارحِ انسانی‘‘ (یعنی تمام انسانی اعضاء جو ہیں) ’’اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 421 تا 422، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (عقائد میں بھی تقویٰ ہو۔ زبان میں بھی تقویٰ ہو۔ عام اخلاق میں بھی تقویٰ ہو)

روزہ کے حوالے سے ایک حدیث بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار اپنی زبان کو ہمیشہ پاک رکھے اور اگر کوئی اس سے جھگڑے تو تب بھی وہ یہی کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ میں تمہاری ان باتوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ (بخاری، کتاب الصوم، باب ھل یقول اِنِّیْ صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ)

فرمایا کہ ’’نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کرکے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہوجاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔‘‘ (اب یہ باریکی بھی دیکھنے والی چیز ہے۔ صرف یہی نہیں کہ موٹی موٹی گالیاں دے دیں یا لڑائی کرلی یا جھگڑا کرلیا بلکہ خود پسندی اور دکھاوا بھی ہے۔ زبان کی جو غلطیاں ہیں یا زبان کی وجہ سے جو گناہ ہوتے ہیں یا زبان کی وجہ سے جو تقویٰ میں کمی ہے اس میں یہ چیزیں بھی آتی ہیں۔) تو فرمایا ’’کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا‘‘ (اس دنیادار کو) ’’کہ تُو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تُو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کردیا۔‘‘ (دنیا دکھاوے کے لئے حج تھے، نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔ تقویٰ سے دور ہٹے ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس بزرگ نے یہ کہا کہ) ’’تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تُو اس امر کا اظہار کرے کہ تُو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے

کلامُ الامام

’’جولوگ تکبر نہیں کرتے اور
انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے‘‘
(ملفوظات، جلد9، صفحہ 281)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے
جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے‘‘
(ملفوظات، جلد3، صفحہ 194)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔'' (پس صرف زبان کو دوسروں کو تکلیف دینے سے روکنے کے لئے حکم نہیں ہے۔ اپنی خودنمائی جو ہے، خود پسندی جو ہے، دکھاوا جو ہے یہ بھی نیکیوں سے دور کرنے والا ہوجاتا ہے اور تقویٰ سے دور ہٹانے والا بن جاتا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں غور کرنا چاہئے)

آپ نے فرمایا ''دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا۔ اس لئے ساتھ ہی اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور پھر اِیَّاکَ اَعۡبُدُ یا اِیَّاکَ اَسۡتَعِیۡن نہیں کہا۔ اس لئے کہ اس میں نفس کے تقدّم کی بُو آتی تھی۔'' (اپنا یہ اظہار ہوتا ہے کہ میں کچھ کر رہا ہوں) ''اور یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔'' فرمایا کہ ''تقویٰ والا کُل انسانوں کو لیتا ہے۔ زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دُور چلا جاتا ہے۔'' (یعنی تقویٰ جو ہے ہر معاملہ میں ضروری ہے۔ زبان ہے اس سے انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔) ''زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آ جاتی ہیں۔'' (لوگ بہت بڑے دعوے کرنے لگ جاتے ہیں) ''اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیان بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قولِ زُور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔'' (جھوٹ اور غلط بات کہنا نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔) ''یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھا لے تو یہ امر دیگر ہے۔'' (اضطراراً اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوئی ہے) ''لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ اسلام سے دُور نکل جاتا ہے۔'' (یہ فتویٰ دے دے کہ ہر حالت میں سؤر کھانا جائز ہے تو پھر وہ اسلام سے ہٹ گیا) آپ فرماتے ہیں کہ اس طرح ''اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔'' آپ فرماتے ہیں ''پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اَناپ شناپ بولتے رہو۔'' (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 421 تا 423، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

روزوں میں بہت ساروں کے ذکر الٰہی میں اضافہ ہوا ہے تو اس اضافے کے ساتھ غیر ضروری باتوں میں بھی کمی ہونی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ روزوں کا اور تقویٰ کا مقصد پورا ہو۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق: 3 تا 4) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کیلئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔'' یعنی سامان کر دیتا ہے اور ایسی بے مقصد جو ضرورتیں ہیں یا بے مقصد خواہشات ہیں وہ دل میں پیدا نہیں ہوتیں یا ان کا محتاج نہیں کرتا اس کا خیال بھی نہیں آتا۔ یہ بھی تقویٰ کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی متقی کے ساتھ ایک سلوک کی نشانی ہے۔ فرمایا ''مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کیلئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اُسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔'' یعنی ایسا موقع ہی نہیں آتا کہ وہ جھوٹ بولے۔ ''یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔'' پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ'' (اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے تو وہ اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے) ''لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کیلئے تھیں اور دنیاوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 12 تا 13، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی اگر تقویٰ صحیح ہے تو دنیاوی پریشانیاں جو ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ اسلئے دُور کر دیتا ہے کہ دینی کاموں میں روک پیدا نہ ہو۔ پس اس لحاظ سے بھی جہاں لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے دنیاوی مسائل ایسے ہیں کہ دینی کام میں ہم حصہ نہیں لے سکتے۔ اگر صحیح تقویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ دنیاوی مسائل خود بخود حل کر دیتا ہے اور پھر دین کی خدمت کی توفیق ملتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نیکیوں کے دو حصے ہیں اور نیکیاں کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیسا سلوک فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ''انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض دوسرے نوافل'' (ایک فرض ہے جو تم نے کرنا ہے۔ ایک نفل ہے) ''فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا'' (کسی سے قرض لیا ہوا ہے اس کا اتارنا فرض ہے) ''یا نیکی کے مقابل نیکی'' (یہ بھی فرض ہے۔ کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کے مقابلے پر نیکی کرو۔ اس کا حق ادا کرو۔ فرمایا کہ صرف یہ نیکی نہیں ہے۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے کہ اس نے نیکی کی تو میں نے بھی نیکی کر دی۔ اگر کسی نے نیکی کی ہے تو اس کے مقابلے پر تم بھی اس سے نیکی کرو۔ یہ تمہارا فرض ہے اور دوسرے کا حق ہے) فرمایا ''ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔'' (زائد نیکی ہو) ''جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا۔'' (کسی نے احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ چکا دینا یہ تو برابر کی ایک نیکی ہو گئی لیکن اَور احسان کرنا۔ اس سے زائد احسان کرنا یہ نوافل کے حق سے فاضل ہے) فرمایا کہ ''یہ نوافل ہیں۔'' (یہ نفل بن جاتا ہے) ''یہ بطور مکمّلات اور متمّمات فرائض کے ہیں۔'' (جب انسان بڑھ کر نیکیاں کرتا ہے تو ان سے جو فرض ہیں وہ مکمل ہوتے ہیں اور اپنی انتہا کو پہنچتے ہیں) فرمایا کہ ''اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ مَیں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلا میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔'' (اللہ کی مرضی کے خلاف ہو وہیں ابتلاء شروع ہو جاتے ہیں۔) ''خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا۔'' (خدا تعالیٰ کی کتاب سے دیکھے بغیر کوئی حرکت نہیں ہو گی۔ کوئی کام نہیں ہو گا) ''اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی۔ جیسے فرمایا وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ (الانعام: 60) (کہ نہ کوئی تر چیز اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر اس کا ذکر ایک روشن کتاب میں ہے۔ یعنی قرآن کریم نے ہر نیکی اور بدی کو کھول کر بیان کر دیا ہے اور جو اس پہ عمل کرے گا وہ محفوظ رہے گا۔) فرمایا ''سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔'' (دنیاوی کاموں میں لوگوں کو جو ابتلا آتے ہیں یا وہ کوئی بھی غلط کام کرتے ہیں تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہیں کر رہے ہوتے۔ قرآن کریم کو دیکھے بغیر جب چلیں گے، اس کے حکموں کو سامنے رکھے بغیر اگر کوئی کام کریں گے تو پھر مشکلات میں انسان گرفتار ہوتا ہے۔ یہاں یہ فرق ہونا چاہئے کہ دینی معاملات میں اللہ تعالیٰ امتحان میں ڈالتا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ امتحان بھی نیکیوں کو آزمانے کے لئے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انبیاء سب سے زیادہ ایسے امتحانوں سے گزرتے ہیں۔ ایک تو دنیاوی باتیں ہیں جن پہ انسان مشکلات میں پڑتا ہے اور وہ اس لئے مشکلات میں پڑتا ہے کہ وہ دنیاداری کی سوچ سے سوچتا ہے۔ ایک مومن ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن ہمارے لئے جو راہ ہدایت ہے وہ قرآن کریم ہے۔ اس کے حکموں پر وہ عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تب مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے ابتلا آتے ہیں۔) بہرحال پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔'' (یہ بات مزید کھل گئی کہ جذبات کا تابع ہو کر دنیاوی معاملات میں نقصان اٹھاتا ہے۔) ''بسا اوقات وہ اس جگہ مؤاخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دُور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ عَادٰی لِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ بِالۡحَرۡبِ (الحدیث) کہ جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔'' (اب دیکھ لو ایسے لوگوں کو اگر نیکی کے معاملے میں جب ایسی باتیں آتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ خود اپنے ولی کا ساتھ دیتا ہے اور دشمنوں کو ایک وقت میں پھر ناکام و نامراد کرتا ہے۔) ''اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔'' (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 13 تا 15، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ہمیں اپنی زندگی کو غربت اور مسکینی میں بسر کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔'' (یعنی تکبر اور غرور جو ہے وہ غصہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔) ''اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں'' (غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں) ''خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

''تم میں سے کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور یہ نہ کہتا پھرے کہ مَیں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔''

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

''منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے''

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ'' (الحجرات:12) (کہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کرو۔ ایمان کے بعد دین سے دور جانا بہت بڑی بات ہے۔) ''وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔'' اور جس نے توبہ نہ کی۔ یہ باتیں کرتا رہا تو یہی ظالم لوگ ہیں)۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم ومعظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ '' (الحجرات:14) (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 36، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے جو متقی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ دائمی علم رکھنے والا اور باخبر ہے۔) پس اللہ تعالیٰ کو ہر حقیقت کا علم ہے۔ ہر بات کا علم ہے کہ دکھاوے کا تقویٰ ہے یا حقیقی تقویٰ ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ کو علم ہے تو ہمیں پھر بڑے خوف سے اور اپنا جائزہ لیتے ہوئے حقیقی تقویٰ اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اختیار کرو۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ایک مومن اور تقویٰ پہ چلنے والے کو جب کامیابی ملتی ہے تو اس کا کیا اظہار ہوتا ہے اور ایک کافر اس کامیابی پر کیسا اظہار کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''اس اصول کو ہمیشہ مدّنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے۔'' (یعنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے اس کی تعریف کرتا ہے) ''کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے اس کے معنی پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے۔ یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے خدا اس کو مقدم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلّتوں سے بچا لیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلّت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جائے پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔'' پھر آپ فرماتے ہیں ''اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔'' (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے دعا کو قبول کیا۔ بجائے اس بات پہ خوش ہونے کے یا فخر کرنے کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر نظر رکھو۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلے میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے۔'' (کامیابی ملی یا دعا قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی پہچان زیادہ ہونی چاہئے۔ اس کی معرفت ہونی چاہئے۔) ''کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔'' فرماتے ہیں ''بہت تنگدستی بھی انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ '' (یعنی تنگی چہروں کو بگاڑ دیتی ہے یا کالا کر دیتی ہے یا تنگدستی کی وجہ سے انسان دین سے بھی بسا اوقات دور ہٹ جاتا ہے۔) آپ فرماتے ہیں ''ایسے لوگ میں نے خود دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستیوں کی وجہ سے دہریہ ہوگئے ہیں۔ مگر مومن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم

اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانے کو بھولتا نہیں بلکہ اسے یاد رکھتا ہے۔ غرض اگر اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑنا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کر لے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔'' (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 155 تا 157، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور محسنون وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی بھی کریں اور پھر یہ بھی فرمایا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی۔ یعنی ان نیکیوں کو بھی سنوار سنوار کر کرتے ہیں۔'' آپ اس آیت کی تشریح فرما رہے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور پھر جو احسان کرنے والے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ''مجھے یہ وحی بار بار ہوئی کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔ خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہوگئے ہیں یا صرف خوش خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیّت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 371، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہوگیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔'' آپ مثال دیتے ہیں کہ ''ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔'' آپ فرماتے ہیں ''مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں'' (بلکہ اس کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ (ملفوظات، جلد 10 صفحہ 137 تا 138، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 10، صفحہ 138، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن اس کیلئے تم لوگوں کو بھی پہلے تقویٰ اختیار کرنا پڑے گا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری دعاؤں کی قبولیت کیلئے خود اپنے آپکو دعاؤں کا اہل بنانے کی ضرورت ہے تب میری دعائیں قبول ہوں گی اور اس کیلئے تقویٰ ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں تقویٰ سے روزے رکھنے اور عبادت کرنے اور باقی حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر لحاظ سے یہ رمضان جماعت کے لئے بھی، مسلمانوں کے لئے بھی اور دنیا کے لئے بھی بابرکت ہو۔ پاکستان میں جماعت کے جو حالات ہیں اور اس میں دن بدن سختی پیدا ہوتی جارہی ہے ان کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ہم جہاں روزوں کے حق ادا کرنے والے ہوں وہاں تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ حق ادا کرنے والے ہوں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر بھی رحم فرمائے اور ان کی قیادت کو اور لیڈرشپ کو اور علماء کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے اور اسی طرح دنیا کو بھی کہ وہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ ہر روز ایک نئی خبر آتی ہے کہ آج جنگ کا شعلہ بھڑکنے والا ہے، آج ختم ہونے والا ہے۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ بڑی طاقتیں جو ہیں وہ جنگ کی طرف جس تیزی سے بڑھ رہی ہیں اس میں اب مزید کوئی روک پیدا ہونے کے آثار نظر نہیں آرہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ خاص طور پر مسلمانوں کو، خاص طور پر احمدیوں کو ان جنگ کے بداثرات سے بچا کر رکھے اور عمومی طور پر انسانیت کو بھی بداثرات سے بچائے۔ اگر ابھی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کی اصلاح ہوسکتی ہے اور کوئی ذریعہ بن سکتا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے اور یہ خدا کو پہچاننے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور اپنی تباہی سے بچ سکیں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے
جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے''
(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص
اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ماریشس 2005

جزیرہ روڈرگ کا وزٹ اور چیف کمشنر روڈرگ سے ملاقات، فیملی ملاقاتیں، افراد جماعت کی تعلیم وتربیت سے متعلق اہم ہدایات، تقریب آمین، ماریشس میں تقریب عشائیہ میں شمولیت اور خطاب

اگر دنیا کو اور مستقبل کی نسلوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خدا کی طرف واپس آئیں اور مخلوق خدا کے حقوق ادا کریں

اسلام کی امن وسلامتی اور عدل وانصاف پر مبنی تعلیم کا پُراثر بیان

Laferme جماعت کا وزٹ اور مسجد کیلئے خریدے گئے قطعہ زمین کا معائنہ، Midlands، Quatre Bornes، urepire اور Phoenix جماعتوں کا وزٹ

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسوں کا انعقاد، خطبہ جمعہ، نیشنل مجلس عاملہ جماعت ماریشس اور

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور ہدایات، مختلف احمدی گھروں کا وزٹ، ماریشس سے بھارت کیلئے روانگی

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

06ردسمبر 2005ء (بروز منگل)

صبح 4:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جزیرہ روڈرگ (Rodrigues) کا وزٹ

آج صبح پروگرام کے مطابق جزیرہ روڈرگ (Rodrigues) کیلئے روانگی تھی۔ صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ماریشس کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ کی طرف روانگی ہوئی۔ ایئر پورٹ سے چند کلومیٹر قبل راستہ میں حضور انور New Grove جماعت کے وزٹ کیلئے کچھ دیر کیلئے رکے۔ یہاں کی مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے جماعت نیوگرو و کی مسجد ''مسجد بیت السلام'' کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1993ء میں اپنے دورۂ ماریشس کے دوران فرمایا تھا۔

6 بجکر 45منٹ پر حضور انور ایئر پورٹ پہنچے۔ جزیرہ روڈرگ کیلئے ایئر ماریشس کی فلائٹ نمبر MK120 سات بجکر 45منٹ پر روانہ ہوئی۔ اس فلائٹ میں قافلہ ممبران کے علاوہ پچاس کے قریب ماریشس کے احمدی احباب نے بھی سفر کیا۔ یہ فوکر جہاز تھا جو قریباً سارا ہی جماعت نے بُک کروایا تھا۔

روڈرگ کا سرسبز وشاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل خوبصورت جزیرہ ماریشس سے مشرق کی طرف پانچ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کا نام ایک پرتگالی سیاح ''Diego-Rodrigues'' کے نام پر ہے۔ اس سیاح نے اس جزیرہ کو پہلی دفعہ 1528ء میں دریافت کیا تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی پرواز کے بعد جہاز 9بجکر 15 منٹ پر روڈرگ کے انٹرنیشل ایئر پورٹ Plaine Corail پر اُترا۔ سفر کے دوران جہاز کے کیبن سے یہ اعلان کیا گیا کہ اس جہاز میں حضرت مرزا مسرور احمد ہیڈ آف دی احمدیہ مسلم کمیونٹی سفر کررہے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

جزیرہ روڈرگ کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کو ایئر پورٹ پر اور اس جزیرہ میں قیام کے دوران تمام VIP سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔

ایئر پورٹ پر اس جزیرہ کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ائر پورٹ سٹاف کے ایک آفیسر نے بھی حضور انور کا VIP لاؤنج کے باہر استقبال کیا۔

روڈرگ جماعت کے ممبران بھی حضور انور کے استقبال کیلئے ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ صدر صاحب جماعت روڈرگ نے لاؤنج کے باہر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا۔ بچیاں اپنے مقامی لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں نظم ''ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھادیں گے'' خوش الحانی سے پڑھ رہی تھیں۔

جزیرہ روڈرگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک روزہ مختصر قیام کا انتظام سمندر کے کنارے ایک ہوٹل Pointe Venus میں کیا گیا تھا۔ VIP لاؤنج میں امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ ہوٹل تشریف لے گئے۔ یہاں کی مقامی حکومت کی طرف سے حضور انورا کو گاڑی مہیا کی گئی تھی۔ سوا دس بجے صبح حضور انور اپنی جائے رہائش پر پہنچے۔

چیف کمشنر جزیرہ روڈرگ سے ملاقات

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد بارہ بجے اس جزیرہ کی حکومتی انتظامیہ کے سربراہ چیف کمشنر Mr. Serge Clair سے ملاقات کیلئے روانگی ہوئی۔ چیف کمشنر سے یہ ملاقات پون گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔

چیف کمشنر نے اس جزیرہ میں آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس جزیرہ میں (جو کہ ماریشس کی گورنمنٹ کے ماتحت ہے) حکومتی نظام اور طریق کار کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ چیف کمشنر کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لندن قیام کے بارہ میں بتایا کہ پاکستان میں اپنے فرائض کی ادائیگی ممکن نہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف جو قانون بنا ہے وہ ایسا ہے کہ خلیفۂ وقت پاکستان میں رہتے ہوئے اپنی ذمّہ داریاں ادا نہیں کرسکتا۔ نہ جماعت سے مخاطب ہوسکتا ہے اور نہ ہی مذہب اسلامی تعلیم کے بارہ میں بات کرسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے۔ ہر انسان کا وہی مذہب ہے جو وہ سمجھتا ہے اور اس میں وہ آزاد ہے۔ کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مذہب کی تعیّن کرے۔

چیف کمشنر نے حضور انور کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہر جگہ مذہبی آزادی ہونی چاہئے۔ مذہب کے معاملہ میں کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ انسان جس طرح چاہے اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرے۔

چیف کمشنر نے بتایا کہ ماریشس اور جزیرہ روڈرگ میں مذہبی آزادی ہے اور ہر شخص کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرے۔

پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں جماعت کے خلاف ظلم کئے جانے کے تعلق میں حضور انور نے کمشنر کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا، ملائشیا اور دیگر ایسے ممالک جہاں مسلمان حکومتیں ہیں وہاں ہمیں مشکلات ہیں۔

احمدیوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ پاکستان میں بھی احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ یوکے میں بھی جماعت کی تعداد کا ذکر ہوا۔

چیف کمشنر کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں جماعت کے سالانہ جلسہ میں بعض ممبران پارلیمنٹ شامل ہوتے ہیں۔ پرائم منسٹر کی طرف سے جلسہ کے لئے پیغام بھی آیا تھا۔ یوکے کی حکومت جماعت کی Activities سے بخوبی آگاہ ہے اور انہیں علم ہے کہ یہ جماعت امن پسند ہے۔ اور ملکی قوانین کی پابندی کرنے والی جماعت ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے بارہ میں حکومت پوری طرح مطمئن ہے اور حکومت کو علم ہے کہ یہ جماعت دوسرے مسلمانوں کی طرح نہیں ہے جو فساد کرتے ہیں۔ احمدی جس ملک میں رہتے ہیں اس کے وفادار ہوتے ہیں۔

مختلف ممالک کے دوروں کے بارہ میں ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جن ممالک میں جماعت کی تعداد زیادہ ہے وہاں مَیں جاتا ہوں۔ سب ممالک میں تو نہیں جا سکتا۔ 181 ممالک میں جماعت موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے جزیرہ روڈرگ میں زراعت کے حوالہ سے چیف کمشنر کے ساتھ مختلف امور پر بات کی اور بڑے مفید مشورے دیئے۔ چیف کمشنر نے حضور انور کی باتیں سن کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے آپ ایگریکلچرسٹ ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا ہاں مَیں نے ایگریکلچر میں ڈگری لی ہوئی ہے۔ یہ ساری گفتگو بہت اچھے خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ چیف کمشنر کو جماعت کا پہلے سے تعارف تھا۔ جماعت کا سہ ماہی اخبار ''Le-Message'' انکے مطالعہ میں رہا ہے۔ چیف کمشنر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وفد کے ممبران کی مشروبات سے تواضع کی۔ اس ملاقات کے آخر پر چیف کمشنر نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے چیف کمشنر کو شیلڈ عطا فرمائی۔ چیف کمشنر حضور انور کو باہر دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

یہاں سے 1 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مشن ہاؤس ''مسجد نور'' تشریف لے گئے۔ 1 بجکر 10 منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس پہنچے جہاں جزیرہ روڈرگ کی مقامی جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

احمدیہ مشن ہاؤس روڈرگ دو منزلہ عمارت ہے۔ پہلی منزل پر رہائشی حصہ اور دفاتر وغیرہ ہیں جب کہ دوسری منزل پر مسجد نور ہے۔ اس مشن ہاؤس کی تعمیر 1985ء میں ہوئی تھی۔

فیملی ملاقاتیں

مشن ہاؤس پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہیں۔ جماعت روڈرگ کی 17 فیملیز کے 60 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صدر صاحب جماعت روڈرگ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ملاقاتوں کے دوران مَیں نے جائزہ لیا ہے یہاں تربیت کی بے حد کمی ہے۔ بچوں کو نماز نہیں آتی اور بڑوں کو بھی نہیں آتی۔ ان سب کی کلاسز ہونی چاہئیں۔ لجنہ کی کلاسز علیحدہ ہوں۔ ان کو نماز سکھائیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن سکھائیں پھر قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ تربیت کے بغیر تعداد بڑھانے کا کوئی مقصد نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ نماز سکھانے کے بعد اس کا ترجمہ بھی سکھائیں۔ حضور انور نے ماریشس میں نئے آنے والے مبلغ سلسلہ کو فرمایا کہ اب باقاعدہ یہاں کا دورہ کریں اور یہاں قیام کر کے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کریں۔ سب کو ساتھ لے کر چلیں اور یہاں کی جماعت کو مستعد اور فعال جماعت بنائیں۔ اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے یہاں کے ایک علاقہ Laferme میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک مقامی قبرستان میں رک کر ایک نوجوان احمدی Jam Steeve کی قبر پر دعا کی۔

Laferme جماعت کا وزٹ اور مسجد کا سنگ بنیاد

اس جزیرہ میں صدر مقام کے علاوہ ایک دوسری جگہ

Laferme میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔

حضور انور نے یہاں پہنچنے کے بعد مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور نقشہ میں کچھ تبدیلی کے بارہ میں ہدایات دیں اور زمین اور اس کے رقبہ کا بھی جائزہ لیا۔ اس مسجد کی تعمیر کیلئے جو پلاٹ حاصل کیا گیا ہے وہ مین سڑک کے اوپر ہے۔ اس موقعہ پر زمین کا وہ مالک بھی موجود تھا جس سے یہ قطعہ زمین حاصل کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس مالک سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے اس زمین پر سفیدے کے درخت اگائے ہوئے ہیں۔ لکڑی کے حصول کیلئے اس سے بہتر دوسرے درخت ہیں وہ اگانے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگ بنیاد کے طور پر یہاں لگائی گئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اسکے بعد اس خوبصورت جزیرہ کے مختلف حصوں کی سیر کرتے ہوئے مشن ہاؤس پہنچنے کا پروگرام تھا۔ یہ جزیرہ سرسبز پہاڑوں، شاداب وادیوں پر مشتمل پھلدار درختوں سے لدا ہوا ہے۔ سڑک سمندر کے کنارے ان پہاڑوں اور وادیوں میں بل کھاتی ہوئی گزرتی ہے۔ کہیں دونوں طرف پہاڑی مناظر آجاتے ہیں اور کہیں تاحدّ نگاہ سمندر ہی نظر آتا ہے۔ اس جزیرہ کا یہ سفر خوبصورت اور دلکش تھا۔ دور سمندر کی اوٹ میں سورج کے غروب ہونے کا منظر بھی بہت حسین تھا۔

6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور مسجد نور پہنچے۔ جہاں حضور انور نے ناریل کا پودا لگایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ناریل کا پودا لگایا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ حضور انور نے اپنے کیمرہ سے سب احباب جماعت کی اجتماعی تصویر بنائی۔ بعد میں حضور انور ازراہ شفقت احباب جماعت کے درمیان تشریف لے آئے اور تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔

اسکے بعد 6 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد نور'' تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنے ہوٹل تشریف لے آئے۔ حضور انور کی شخصیت سے متاثر ہو کر ہوٹل کے مالک نے کرایہ نہیں لیا کہ آپ لوگوں سے نہیں لینا۔ امیر صاحب کے بار بار کہنے پر اس نے یہ کہا کہ یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ہوٹل Pointe Venus سے جزیرہ روڈرگ کے ایئرپورٹ Plaine Corail کیلئے روانہ ہوئے۔ پونے نو بجے حضور انور ایئرپورٹ پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

سوا نو بجے حضور انور جہاز میں سوار ہوئے۔ جزیرہ کی حکومتی انتظامیہ کے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو رخصت کیا۔ ائرپورٹ سٹاف کی ایک سینئر آفیسر نے بھی حضور انور کو الوداع کہا۔ اس جزیرہ سے ماریشس کے لئے ائرماریشس کی فلائٹ MK171 نو بج کر پچیس منٹ پر ماریشس کیلئے روانہ ہوئی اور ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد 11 بجکر 45 منٹ پر ماریشس کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Sir Seewoo Sagar Ramgoolam پہنچی۔ واپسی پر جہاز کے عملہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ اس جہاز میں حضرت مرزا مسرور احمد ہیڈ آف دی احمدیہ مسلم کمیونٹی سفر کر رہے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور سفر کی کامیابی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

جہاز سے اترنے کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے اور ایئرپورٹ سے قیامگاہ کی طرف روانگی ہوئی۔ سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

07/ دسمبر 2005ء (بروز بدھ)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ سے مسجد دارالسلام تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ماریشس کی سات جماعتوں

St.Pierre	RoseHill
Montagno Blanche	Trefles
Quatre Bornes	Pailles
MontegneLaonue	

کے 23 خاندانوں کے 189/ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد دارالسلام تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 20 بچے اور 19 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور نے سب سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس تقریب آمین کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے مشن ہاؤس و مسجد دارالسلام تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کے اس سیشن میں ماریشس کی آٹھ جماعتوں

Rose Hill	Moka
St. Pierre	Aigion
Gentley	Phoenix
Quatre Bornes	Curepipe

کے 24 خاندانوں کے 219/ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کیں اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

تقریب عشائیہ میں شرکت

آج شام جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے سات بجے اپنی رہائشگاہ سے ہوٹل تشریف لے گئے۔ 7 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ہوٹل پہنچے۔ اس تقریب میں 55 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔ جب حضور انور ہوٹل پہنچے تو حضور انور سے باری باری مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ اس تقریب میں درج ذیل مہمانوں نے شرکت کی۔

1. Mr.Xavier Daval
(Deputy Prime minister & Minister of Tourism, Leisure & External Communication)

2.Mr.Vasant Bunwanee
(Minister of Labour)

3. Mr. Apadoo
(Mayor of Quatre Bornes)

4. Mr. Karl Offman
(Former President of The Republic)

5. Dr. Satish Boolell
(Coroner, Former President of Mauritius Council of Social Services)

6. Mr.S.Dulthumum
(President Sanatan Dharma Temples Federation)

7. Mr.Dev Dayal
(Rep. of the Brama Kunari Mission)

8. Mr.Ayoob Makhuda
(FormerdirectorofBooget. MinistryofFinance)

9. Mr. Fareed Jangeerkhan
(Chairman of the Mauritius Broadcasting Corporation)

ان مذکورہ مہمانوں کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مبارک سلطان غوث صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں جماعت کا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کروایا۔

حضور انور کا استقبالیہ سے خطاب

استقبالیہ ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام دہشت گردی اور ظلم کو پسند نہیں کرتا، فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام امن وسلامتی اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ عدل کی تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: کسی مسلمان کی طرف سے ظلم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ مسلمان خدا سے ڈرتا ہو، خدا کا خوف دل میں رکھتا ہو اور پھر ساتھ ظلم کرنے والا بھی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے لڑائی کے بارہ میں اسلام کی حسین تعلیم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام جنگ میں معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں کو مارنے کے خلاف ہے۔ لیکن اب جنگی جہازوں سے میزائل برسائے جاتے ہیں اور توپوں اور ٹینکوں سے گولے داغے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں معصوم بچے، بوڑھے اور عورتیں سب بڑی بے دردی سے مارے جاتے ہیں۔ یہ ہرگز انصاف نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ آپ فوج کے کمانڈر کو جنگ کیلئے بھجوانے سے قبل یہ حکم دیا کرتے تھے کہ عورتیں، بچے، بوڑھے، عابدوں اور راہبوں کو قتل نہیں کرنا۔ عبادت گاہیں خواہ کسی بھی مذہب کی ہوں نہیں گرانی۔ آگ میں نہیں جلانا۔ جانور نہیں مارنے، درخت نہیں کاٹنے، مثلہ نہیں کرنا، زخمی کو نہیں مارنا، جو بھاگ جائے اس کا پیچھا نہیں کرنا۔ قیدیوں کو ان کے حقوق کے ساتھ رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں اسلامی تعلیم تو یہ ہے کہ کسی کو آگ میں نہیں جلانا۔ لیکن آج کل تمام ہتھیار آگ ہی ہیں۔ ایٹم بم سوائے آگ اور Radiation کے کچھ نہیں ہے۔ جو گولے برسائے جاتے ہیں اور میزائل داغے جاتے ہیں وہ سب آگ ہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری جنگ عظیم میں جو ایٹم بم گرائے گئے تھے ان کے بداثرات آج تک چل رہے ہیں اور نسل در نسل منتقل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے آپ کو مہذّب (Civilised) سمجھنے والی قومیں مسلسل اسلامی تعلیم کے خلاف کر رہی ہیں اور کرتی چلی جارہی ہیں۔

حضور نے فرمایا: اگر ملک اپنے رویّہ میں تبدیلی نہیں کریں گے، خدا کی طرف نہیں لوٹیں گے، خدا اور بندوں کے حقوق ادا نہیں کریں گے تو پھر خدا کی پکڑ ان کو گھیر لے گی۔ پس اگر دنیا کو بچانا چاہتے ہیں اور مستقبل کی نسلوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خدا کی طرف واپس آئیں اور مخلوق خدا کے حقوق ادا کریں۔ ظلم سے باز آئیں اور عدل وانصاف سے کام لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مسلمان جو بم مار کر معصوموں کو ہلاک کرتے ہیں ان کو آنحضرت ﷺ کے قدموں پر چلنا ہوگا اور اس ظلم اور دہشت گردی سے باز رہنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ مسلسل امن کا پرچار کر رہی ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اگر تم مجھ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو۔ میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔ جہاد اس طرح کرو جس طرح آنحضرت ﷺ جہاد کیا کرتے تھے۔ سب سے بڑا جہاد یہی ہے کہ خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ خدا کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرو، خدا کی مخلوق سے ہمدردی کرو، بُرے کلام سے بچو، خدا کا تقویٰ اختیار کرو، دھوکہ دہی سے بچو، بُری صحبت سے بچو، بُری باتیں سننے سے بچو، ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ تمہارے دل، ہاتھ، آنکھ ہر ظلم سے محفوظ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ اسلام کی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جو ہمیشہ جماعت احمدیہ کے سامنے رہتی ہے اور جماعت اس کا پرچار کرتی ہے۔ آخر پر حضور انور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد کھانا شروع ہوا۔ حضور انور کے ساتھ ڈپٹی پرائم منسٹر اور منسٹر آف ٹورازم آنریبل Yavier Duval بیٹھے تھے۔ کھانے کے دوران حضور انور نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ بہت دلچسپی کے ماحول میں بات چیت ہوتی رہی۔ رات گیارہ بجے یہ استقبالیہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس تقریب کے اختتام پر بھی بعض مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور سے ملنے کیلئے آتے رہے۔ گیارہ بج کر دس منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر 11:30 بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ جلسہ سالانہ ماریشس کے اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا تھا جماعت ماریشس نے اسے تصویروں کے ساتھ شائع کر کے اس تقریب عشائیہ میں آنے والے جملہ مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔

......☆......☆......☆......

08/ دسمبر 2005ء (بروز جمعرات)

صبح 4:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر نماز فجر

پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

Chamarel کا وزٹ

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

آج پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے روز ہل سے قریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر علاقہ Chamarel کی طرف روانگی ہوئی۔ ماریشس کا یہ علاقہ بہت خوبصورت سرسبز وشاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں انتہائی بلندی سے ایک آبشار نیچے ایک گہری کھائی میں گر رہی ہے جو بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ آبشار دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور تصاویر بھی بنائیں۔

یہ سارا علاقہ ہی قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔ سڑک سمندر کے کنارے، پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی ہوئی گزرتی ہے اور سفر کے دوران دلکش مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس علاقہ میں زمین کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو سات مختلف رنگوں پر مشتمل ہے۔ زمین کا یہ حصہ مٹی کے سخت پتھریلے ٹیلوں کی شکل میں ہے اور ایک ایک ٹیلے کے کئی رنگ ہیں۔ یہ جگہ اپنی خوبصورتی میں بے مثال ہے۔

ساری دنیا میں یہ واحد ایسی جگہ ہے جہاں ہماری اس زمین کے سات مختلف رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں Yellow، Gray، Dark-Brown، Light-Brown اور سرخی مائل رنگ شامل ہیں۔ یہ جگہ قدرتی حسن کا حسین شاہکار ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں سے سیاح اس جگہ کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی وفد کے ممبران کے ساتھ اس جگہ کو دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں قیام کر کے مختلف مقامات سے ان سات رنگوں کا نظارہ دیکھا اور تصاویر بھی بنائیں۔

یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب واپس روز ہل کیلئے روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک جگہ View-Point پر رُک کر قدرت کے حسین مناظر کا مشاہدہ فرمایا۔ سبزے سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کے درمیان ایک گہری وادی ہے جو خود بھی سرسبز و شاداب ہے اور دلفریب مناظر پیش کرتی ہے۔ یہ مناظر دیکھنے کے بعد واپسی کا سفر جاری رہا اور پونے تین بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام تشریف لے جاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی کلاس کا انعقاد ہوا جس میں 110 بچے شامل ہوئے۔ تمام بچے سفید شرٹ اور سیاہ رنگ کی پتلون (ٹراوزر) میں ملبوس تھے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم توحید شیخ جمن نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم عطاء العادل شیخ جمن نے پیش کیا۔ بعد ازاں بچوں کے ایک گروپ نے پروگرام پیش کیا۔ جسکے بعد عزیزم سید Dreepaul نے وقف نو سکیم کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت پر اردو زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد ماریشس میں واقفین نو بچوں کے پروگرام اور مصروفیات کے بارہ میں عزیزم آصف سلطان غوث نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ بعد ازاں بچوں نے کورس کی شکل میں کلام طاہر سے نظم ''حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم'' ترنم کے ساتھ پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جنہوں نے H.S.C کر لیا ہے۔ کوئی ایسا تو نہیں ہے جس نے تعلیم چھوڑ دی ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے بچوں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں نے کون سی لائن / فیلڈ چننی ہے۔

حضور انور نے ایک بچے سے دریافت فرمایا کہ وقف نو کا مطلب کیا ہے؟ حضور انور نے یہ بھی جائزہ لیا کہ کتنے ہیں جو روزانہ پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔

حضور انور نے ان بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''وقف نو بچوں کو نمازوں کا پابند ہونا چاہئے۔ اگر نمازیں نہیں پڑھتے تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں۔''

حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ چھوٹے بچوں میں سے کتنے ہیں جو قرآن کریم ختم کر چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلی بات نماز ہے اور دوسری بات قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا۔ پھر جماعت کے لٹریچر میں سے کوئی کتاب لے کر خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب میں سے جو فرنچ یا انگریزی میں ترجمہ ہو چکی ہیں چاہے ایک صفحہ بھی پڑھیں مگر ضرور پڑھیں۔ اپنا مذہبی علم بڑھائیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا بھی سیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک یا آدھا صفحہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب کا جو انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے پڑھیں اور عادت بنا لیں کہ سونے سے پہلے کتاب پڑھنی ہے۔ اور سکول جانے سے پہلے تلاوت قرآن کریم کرنی ہے۔ اپنے آپ کو پانچوں نمازوں کا عادی بنائیں۔ اگر آپ ان باتوں پر عمل کریں گے تو اپنے علم کو بڑھا سکیں گے اور پھر ہی صحیح وقف نو بچے کہلا سکیں گے۔ اگر آپ یہ نہیں کرتے تو آپ اور دوسرے عام بچوں میں جو آپ کی عمر کے ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ کوشش کریں کہ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ بنائیں۔

حضور نے فرمایا: آپ میں بہت سارے کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن ہمیں آپ میں سے مبلغ بھی چاہئیں اور ٹیچر بھی اور انجینئرز اور ڈاکٹرز بھی چاہئیں۔

مذکورہ بالا ہدایات دینے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ میرا خیال ہے یہ کافی ہے اور وقف نو کلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

وقف نو بچوں کی کلاس کے اختتام پر ساڑھے چھ بجے واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ثمینہ جواہر نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ تنزیلہ نعیم نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ سلمی Hossany نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی جس کے بعد عزیزہ مہرین Bukhuth نے نظم ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حضور انور نے نظم کے بارہ میں فرمایا: جزاک اللہ۔ بہت اچھی پڑھی ہے۔ یہ کس کی بچی ہے۔ اسے اردو پڑھنی آتی ہے۔ ماشاء اللہ۔

نظم کے بعد تین بچیوں نے مل کر ماریشس کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا۔ پروگرام کے آخر پر کورس کی شکل میں نظم پیش کی گئی۔

اسکے بعد حضور انور نے بچیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''جو بچیاں HSC میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ جو SC میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ آپ میں سے کتنی ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں اور کتنی ٹیچر بننا چاہتی ہیں۔ ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہوگی اور ٹیچرز کی بھی ضرورت ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس کسی نے مجھ سے پین حاصل نہیں کیا وہ آ جائیں۔ جو سٹینڈرڈ 5 یا 6 میں ہیں وہ بچیاں آ جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

اسکے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو روزانہ پانچ نمازیں پڑھتی ہیں ہاتھ کھڑا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب یا جماعت ماریشس کے رسالہ ''Le Message'' جو پڑھتی ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی مخالفوں کے اعتراضات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابات جنہوں نے پڑھے ہیں وہ بتائیں۔

حضور نے دریافت فرمایا: ہفتہ میں کتنے دن آپ کی کلاس ہوتی ہے۔ ایک دن دو گھنٹے ہوتی ہے تو کیا یہ وقت کافی ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے کتنی ہیں جو خطبہ جمعہ سنتی ہیں؟ آپ کے نصاب میں داخل ہے کہ تمام واقفات اور واقفین نو کو خطبہ سننا چاہئے۔

آخر پر حضور انور نے بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

ساڑھے سات بجے شام یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی جس کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

09 دسمبر 2005ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد دارالسلام'' روز ہل میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ دو بجے تک جاری رہا اور ایم.ٹی.اے پر Live نشر ہوا۔

دو بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے سہ پہر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر مسجد دارالسلام روز ہل تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جو شام سات بجے تک جاری رہیں۔ ماریشس کی پانچ جماعتوں

Phoenix	Rose Hill
St. Pierre	Piaure Des Papayes
	Quatre Bornes

کے 20 خاندانوں کے 127 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت ماریشس کے ساتھ میٹنگ

ملاقاتوں کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ماریشس کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ حضور نے باری باری مختلف شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔ اور ہدایات سے نوازا۔

جنرل سیکرٹری سے حضور انور نے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ آپ کو کتنی جماعتوں سے باقاعدہ ماہانہ رپورٹس ملتی ہیں۔ فرمایا کہ جو جماعتیں اپنی رپورٹس باقاعدگی سے نہیں بھجواتیں ان کو بار بار توجہ دلائیں، یاد دہانی کروائیں۔ تمام جماعتوں کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور نے ماریشس کے سپرد جزائر ممالک، ری یونین آئی لینڈ، قمورو آئی لینڈ، سیشلز، روڈرگ اور مڈغاسکر میں جماعت کے نظام اور رابطوں اور پروگراموں کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں بعض انتظامی فیصلے فرمائے۔

سیکرٹری مال سے جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد، چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ چندہ کا مقصد ٹارگٹ پورا کرنا نہیں بلکہ لوگوں کا روحانی معیار بلند کرنا ہے۔ لوگوں کو نیک اور متقی بنانا ہے۔ اس روح کو مدنظر رکھیں کہ لوگ چندہ خدا تعالیٰ کی خاطر دیں۔

حضور انور نے فرمایا اپنے خاص حالات کی وجہ سے جو شخص چندہ شرح سے کم دینا چاہتا ہے وہ باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے گزشتہ تین سال کی بیعتوں اور تبلیغی مساعی کا جائزہ لیا اور فرمایا کیا آپ اور مجلس عاملہ موجودہ تبلیغی مساعی اور اس کے نتیجہ سے مطمئن ہیں۔ حضور نے تبلیغ کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں اور فرمایا کہ ہر جماعت کے گروپس بنائیں اور ان کو بیعت کا ٹارگٹ دیں اور اپنے مستقل رابطے رکھیں اور لوگوں سے ذاتی تعلق بڑھائیں۔ محض لٹریچر تقسیم کر دینا کافی نہیں ہے۔ اپنے ریگولر Contacts کریں اور باقاعدہ منصوبہ بندی اور پلاننگ کے ساتھ کام کریں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم سے حضور انور نے ملک میں تعلیمی نظام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ بچے اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ مساجد میں نمازوں کی حاضری کتنی ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں اور برانچز کو توجہ دلائیں کہ لوگوں سے ذاتی رابطہ کریں تاکہ لوگ نماز پر آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تربیت کو توجہ دلائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں بعض خاندانوں نے خلافت کے بارہ میں معترضانہ رنگ اختیار کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان خاندانوں پر نظر رکھیں۔ وہ دوسرے نوجوانوں پر اثر انداز نہ ہوں۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جماعت کی تمام جائیدادوں کا ریکارڈ رکھیں اور مساجد کا وزٹ بھی کیا کریں اور ساتھ ساتھ جائزہ بھی لیتے رہا کریں۔

سیکرٹری تعلیم القرآن کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عمر کے حساب سے بچوں، خدام اور انصار کے علیحدہ علیحدہ گروپس بنائیں اور اپنی تمام جماعتوں میں یہ کلاسز شروع کریں۔ ہر گروپ کیلئے علیحدہ انتظام کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال اور سیکرٹری ضیافت سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے شعبوں کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

سیکرٹری امور عامہ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ملازمتوں کے حصول میں احباب جماعت کی مدد کریں۔ جو لوگ بیکار ہیں ان کو ملازمت دلوائیں۔ اور غریبوں کی مدد کریں تاکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکیں اور اپنا کام شروع کر سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ 16 سال کی عمر سے بچوں کا جائزہ لیں۔ جو بچے اس عمر میں تعلیم چھوڑ چکے ہیں انکے والدین سے رابطہ کرکے انکو توجہ دلائیں کہ انکے بچے سکول

جائیں یا پھر کوئی کام کریں۔ کسی کو فارغ نہیں بٹھانا۔

حضور انور نے امیر صاحب جماعت ماریشس کو قضاء کا نظام جاری کرنے کی ہدایت فرمائی۔

محاسب کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ ہر تین ماہ کے بعد سارے حساب اور اخراجات کا جائزہ لیا کریں کہ بجٹ کے مطابق خرچ ہو رہا ہے۔

سیکرٹری وقف جدید سے حضور انور نے چندہ وقف جدید کا جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کیا انصار، لجنہ اور خدام کو الگ الگ ٹارگٹ دیتے ہیں۔ فرمایا ان ذیلی تنظیموں کو علیحدہ علیحدہ ٹارگٹ دیا کریں۔ حضور نے فرمایا اطفال، ناصرات بھی چندہ وقف جدید ادا کریں۔

سیکرٹری وقف نو کو حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نو لڑکیوں اور لڑکوں کی جو کلاسز ہوئی ہیں ان میں لڑکیوں کی ٹرینگ لڑکوں سے اچھی ہے۔ لڑکیاں قرآن اچھا پڑھتی ہیں ان کی رسپانس لڑکوں سے اچھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: لڑکوں کی نگرانی کریں۔ ان کو جماعت کے پروگراموں میں Involve کریں۔ ان کو بتائیں کہ آپ وقف نو ہیں۔ یہ یہ آپ کی ذمہ داریاں ہیں۔ مستقبل میں جو Line انہوں نے اختیار کرنی ہے اسکے بارہ میں بتائیں۔ ان کی رہنمائی بھی ہو۔ پانچوں نمازیں پڑھیں۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا روزانہ مطالعہ کریں۔

سیکرٹری صاحب وصایا سے حضور انور نے موصیان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور چندہ کا بھی جائزہ لیا اور موصیوں کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

سیکرٹری صاحب اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے بلیٹن میں خطبات کا خلاصہ دیا کریں اور ہر خاندان کو یہ پہنچنا چاہئے۔

سیکرٹری صاحب امور خارجیہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ممبران پارلیمنٹ اور مختلف پارٹیوں اور حکومت کے سرکردہ حکام سے اپنے رابطے بڑھائیں۔ جماعت کا تعارف ہر لیول پر ہونا چاہئے۔ اپنا تعلق بڑھائیں اور ہر لیول پر تعلق بنائیں۔ یہ چھوٹا ملک ہے اور احمدیوں میں پوٹینشل ہے۔ ہر لیول پر ایسے لوگ ہیں جو Contact کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جن ممالک میں احمدی Active ہیں وہاں ان کے رابطے بڑے اچھے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی ٹیم بنائیں جو ہر لیول پر رابطے قائم کرے۔

سیکرٹری صاحب سمعی وبصری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے گھروں میں MTA کا کنکشن موجود ہے۔ MTA سے استفادہ کا بھی جائزہ لینا چاہئے۔

سیکرٹری زراعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے اچھا کام کیا ہوا ہے۔

سیکرٹری تحریک جدید سے حضور انور نے ان کے بجٹ کا جائزہ لیا اور چندہ دہندگان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے نیشنل آڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ ہر سال کے آخر پر آڈٹ کیا کریں اور اپنی رپورٹ براہ راست مرکز بھجوایا کریں۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ سے حضور انور نے رشتوں کے تعلق میں دریافت فرمایا کہ کتنے رشتے ہو چکے ہیں، کتنے اس وقت زیر کارروائی ہیں۔

سیکرٹری صاحب صنعت وتجارت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں، آپ کا کیا پروگرام ہے۔ آخر پر حضور انور نے ماریشس کے سپرد جزائر میں مساجد کا جائزہ لیا اور مساجد کی تعمیر کی ہدایت فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ماریشس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

10 ردسمبر 2005ء (بروز ہفتہ)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج ماریشس میں قیام کا آخری دن تھا۔

Quatre Bornes جماعت کا وزٹ

صبح دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پیدل ہی مکرم عیسیٰ تیجو صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت Quatre Bornes کے وزٹ کیلئے تشریف لے گئے۔ 10 بجکر 5 منٹ پر حضور انور یہاں پہنچے جہاں جماعت Quatre Bornes کے احباب مرد وخواتین بچے بوڑھے بڑی تعداد میں جمع تھے۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور 'مسجد نصرت' کے اندر تشریف لے گئے۔ اس مسجد کے ایک حصہ میں پارٹیشن کرکے مستورات کیلئے نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہے جس کی وجہ سے محراب مردانہ حصہ کے درمیان میں نہیں رہا۔ یہ مسجد کافی بڑی ہے۔ مسجد کے محراب کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کو درمیان میں لے آئیں۔ یہ ساری مسجد ائر کنڈیشنڈ ہے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

اس مسجد کے اوپر ایک ہال تعمیر کیا گیا ہے جس میں اِن ڈور کھیلوں کا انتظام ہے اور ورزش کے لئے سامان مہیا کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس ہال کا معائنہ بھی فرمایا۔ مسجد کے ایک حصہ پر کھلی چھت ہے۔ حضور انور اس چھت پر بھی تشریف لائے۔ اس دوران تمام احباب مسجد سے باہر سڑک پر اور کھلے ایریا میں جمع ہو چکے تھے۔ حضور انور کچھ دیر چھت پر کھڑے رہے جہاں ایک بار پھر تمام احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا شرف دیدار حاصل کیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور نے مسجد کے سامنے ایک احمدی دوست کے پلاٹ میں آم کا پودا لگایا۔

Midlands جماعت کا وزٹ

اسکے بعد 10 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے مڈلینڈز (Midlands) جماعت کے وزٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔ حضور انور نے مسجد احمدیہ Midlands کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کی زمین ایک فیملی نے عطیہ میں دی ہے۔ اس مسجد کے اردگرد احمدی گھر آباد ہیں۔ حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

Cure pire جماعت کا وزٹ

جماعت مڈلینڈز کے وزٹ کے بعد 10 بجکر 50 منٹ پر جماعت Curepire کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Curepire پہنچے جہاں مسجد میں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی مسجد بنائی ہے۔ حضور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

جماعت Curepire کے وزٹ کے بعد یہاں سے آگے جماعت سنٹرل Curepire کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں بھی مقامی جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔

حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کے اردگرد بھی احمدیوں کے گھر آباد ہیں۔ مکرم شمس تیجو صاحب (جن کے گھر میں حضور انور کا قیام ہے) کی ہمشیرہ نے یہ قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کیلئے دیا ہے اور شمس تیجو صاحب نے اپنے والد محترم کی طرف سے یہ مسجد تعمیر کرکے جماعت کو دی ہے۔ حضور انور کچھ وقت کیلئے شمس تیجو صاحب کی ہمشیرہ اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت ماریشس کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ یہ دونوں گھر مسجد کے اطراف میں آباد ہیں۔

Trou Au Cerf کا وزٹ

جزیرہ ماریشس صدیوں پہلے Volcano کے ذریعہ سمندر کی سطح پر ابھرا تھا۔ یہاں مختلف جگہوں پر ان Volcano کی وجہ سے انتہائی گہرے گڑھے بن گئے ہیں۔ جماعت سنٹرل Curepire کے وزٹ کے بعد حضور انور Trou Au Cerf کے مقام پر تشریف لے گئے۔ یہ جگہ ایک بہت بڑے پیالے کی شکل میں ہے اور سرسبز وشاداب ہے اور بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔ یہاں مختلف ممالک سے آئے ہوئے سیّاح بکثرت آتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت ان کی توجہ کا مرکز رہی۔ بعض لوگ حضور انور کی تصاویر بناتے رہے۔ ایک آسٹرین جوڑے نے درخواست کرکے حضور انور کی تصویر کھینچی۔ پھر بعد میں حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ دونوں اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کی تصاویر بنائیں اور ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران کی بھی تصویر بنائی اور جماعت ماریشس کے ممبران کی بھی (جو اس وزٹ میں شامل تھے) تصویر بنائی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت وفد اور ممبران کے درمیان تشریف لے آئے اور تصویر بنوانے کی سعادت عطا فرمائی۔

Phoenix جماعت کا وزٹ

11 بجکر 50 منٹ پر یہاں سے جماعت Phoenix کے وزٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ جہاں مقامی احباب مرد و خواتین نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول بھی پیش کئے۔

Phoenix جماعت بھی ماریشس کی قدیم جماعتوں میں سے ہے۔ ماریشس میں بیعت کرنے والے دوسرے احمدی مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب کا تعلق Phoenix سے ہے جنہوں نے 1913ء میں بیعت کی تھی۔ یہاں دیوار پر پرانے بزرگوں کی تصاویر لگا کر ایک نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے یہ تصاویر دیکھیں اور Phoenix کی 'مسجد فضل' میں موجود سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ مسجد فضل کی تعمیر 1959ء میں ہوئی تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم ابوطالب صاحب کے اُس گھر میں تشریف لے گئے جہاں 1915ء میں مبلغ سلسلہ حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کی ماریشس آمد کے بعد پہلی بیعت ہوئی تھی۔ یہاں اس گھر کے مکینوں نے بتایا کہ یہ جو گھر کا صحن ہے اس کے فلاں کونے میں لکڑی کا دو منزلہ چھوٹا سا مکان تھا جہاں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ نے چند احمدیوں کی بیعت لی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک عظیم الشان دو منزلہ کوٹھی بن چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحن میں کھڑے ہوکر پُرسوز دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ اس موقع پر اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

Phoenix جماعت کے وزٹ کے بعد حضور انور واپس روز ہل تشریف لے آئے اور کچھ دیر کیلئے محمد مستن صاحب مرحوم کے بیٹے کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ 1988ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کا پہلا دورہ فرمایا تھا تو حضورؒ نے اس گھر میں قیام فرمایا تھا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد دارالسلام روز ہل تشریف لائے جہاں بارہ بج کر 35 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

معتمد سے حضور انور نے مجالس کی تعداد اور مجالس کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور فرمایا کتنی مجالس ایسی ہیں جو باقاعدگی سے رپورٹ بھجواتی ہیں۔ حضور انور نے مجالس اور جماعت (برانچ) میں فرق سمجھایا اور بتایا کہ ملک میں امیر یا صدر کے تحت جو جماعتی نظام ہے اس میں یہ مختلف برانچز 'جماعتیں' کہلاتی ہیں اور ذیلی تنظیموں میں یہی جماعتیں 'مجالس' کہلاتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ اپنی تمام جماعتوں سے رپورٹ حاصل کیا کریں۔ یہ رپورٹس صدر صاحب دیکھیں اور اپنے Comments دیں۔ جوان مجالس کے قائدین کو بھجوائے جائیں۔ اسی طرح تمام مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیکھیں اور اس پر اپنا تبصرہ متعلقہ مجالس کو بھجوائیں۔ فرمایا جو مجالس باقاعدہ رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو یاددہانی کروائیں اور Follow Up کریں۔ حضور انور نے فرمایا: ہر ماہ آپ کی طرف سے مجھے باقاعدہ رپورٹ آنی چاہئے۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نائب صدر بھی ہیں جبکہ مہتمم اطفال کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے۔ آپ کا اپنا شعبہ بڑا اہم ہے اور آپکا دفتر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ حضور نے فرمایا: یہ ضروری نہیں ہے کہ نائب صدر کے پاس کوئی عہدہ ضرور ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال کی تجنید کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ نئی تجنید بنائیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ اپنی عاملہ بھی بنائیں اور جو سیکرٹری تجنید ہوگا وہ تجنید کا مکمل ریکارڈ رکھے۔

حضور نے اطفال کے چندوں کا اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور اطفال کو خصوصی طور پر چندہ وقف جدید میں شامل کرنے کے بارہ میں توجہ دلائی۔ فرمایا: اطفال نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کریں۔ ان کی تعلیمی وتربیتی کلاسز لگائیں۔ ہماری مستقبل کی نسل تربیت یافتہ ہو۔ حضور انور نے مہتمم اطفال کو فرمایا: آپ کی ڈیوٹی بہت اہم ہے۔ آپ اطفال کو سنبھالیں۔

مہتمم اشاعت اور مہتمم تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

مہتمم تبلیغ کو حضور اور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوکر فرمایا جس طرح مَیں نے خطبہ جمعہ میں بتایا ہے اس

کے مطابق لمبے عرصہ کیلئے مستقل بنیادوں پر تبلیغی پروگرام بنائیں، اپنی سکیم بنائیں اور مجھے مطلع کریں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس اس لحاظ سے خدام کا جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: جو خدام کچھ نہیں کررہے اُن کیلئے کیا پروگرام بنایا ہے۔

حضور نے فرمایا: جب خدام نمازوں میں باقاعدہ ہوجائیں گے تو ان میں بڑی تبدیلی ہوگی۔ کوشش کریں کہ ان کی بُری عادتیں دور ہوں۔ خلافت کی اہمیت کے بارہ میں بتائیں۔ خلیفۃ المسیح سے رابطہ اور تعلق رکھیں۔ الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ ای میل بھیج سکتے ہیں، خطوط بھجوا سکتے ہیں۔ بے شک آپ مجھے ڈاک میں انکے خط بھجوائیں۔ مَیں ہر ایک کو جواب دوں گا۔

مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانوں کو ہنر سکھائیں، ان کو ٹریننگ دیں۔ کمپیوٹر کی ٹریننگ دیں۔ آج کل یہ اہم ہے۔ مختلف کمپنیوں سے رابطہ کرکے جاب دیکھیں اور جن کے پاس کوئی کام نہیں ہے ان کو ٹریننگ دیں اور کوئی ہنر سکھائیں تاکہ وہ مصروف ہوسکیں۔ فارغ انسان کو بُرے خیالات آتے ہیں اس لئے ضرور کام کرنا چاہئے۔

مہتمم خدمت خلق اور مہتمم وقار عمل کو حضور نے ارشاد فرمایا کہ مسجد اور اس کے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھا کریں۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں جو بلڈ بنک ہیں ہسپتال میں وہاں خدام خون کا عطیہ دیا کریں۔ فرمایا: ایک ٹیم بنائیں۔ خدام کو آرگنائز کریں اور آپ کی یہ ٹیم باقاعدہ خدام الاحمدیہ کے نام پر رجسٹرڈ ہو۔ چالیس پچاس خدام کے نام رجسٹرڈ ہوں۔ جب ان کو خون کی ضرورت ہو اور وہ بلائیں تو جائیں اور خون دیں۔ خون دینے والے تمام خدام کو صحت مند ہونا چاہئے۔

مہتمم مقامی اور مہتمم عمومی کے شعبہ اور کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔

مہتمم تعلیم سے حضور انور نے قرآن کریم کی کلاسز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کی کلاسز کے بارہ میں ہر مجلس میں خاص کوشش کریں اور اس سلسلہ میں مبلغ سے بھی مدد لیں۔ شمشیر سوکیہ صاحب ہمارے پرانے مبلغ ہیں ان سے بھی مدد لیں۔ حضور انور نے اردو کلاسز کا بھی جائزہ لیا۔

حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی چھوٹی سی کتاب یا بڑی کتاب کا کوئی حصہ منتخب کرکے مجالس کو دیں۔ تین یا چھ ماہ کے بعد امتحان لیں۔ ہر خادم امتحان دے۔ جو خادم پوری طرح تیار نہ ہوں ان کو کہیں کہ کتاب کو دیکھ کر جواب لکھ دیں۔

مہتمم مال اور مہتمم تحریک جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بجٹ اور چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور فرمایا جو بھی معیار رکھیں قربانی کی روح قائم رہنی چاہئے۔

ایڈیشنل مہتمم تربیت برائے نومبائعین کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نومبائعین سے مستقل رابطہ رکھیں اور خصوصاً ملک کے جنوبی حصہ میں جو نومبائعین ہیں ان سے رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کریں۔ جب تک وہ مستقل طور پر ٹرینڈ نہیں ہوجاتے اس وقت تک ان سے مستقلاً رابطہ رکھنا ضروری ہے۔

مہتمم صحت جسمانی نے بتایا کہ بعض جگہوں پر اِن ڈور کھیلوں کا انتظام موجود ہے۔ حضور انور نے فرمایا: کوئی ذمہ دار ہونا چاہئے جو ان کھیلوں کا انچارج ہو۔

حضور انور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ محاسبہ کمیٹی بنائیں۔ نیز ہدایت فرمائی کہ اپنے نائب بھی تیار کریں۔ سیکنڈ لائن ہر شعبہ میں تیار ہونی چاہئے جو بعد میں آگے آسکے۔ تمام شعبوں میں ٹرینڈ کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو چندہ عام ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیموں کا چندہ نہ لیا جائے۔ جو رقم وہ دے رہا ہے اس کو واضح طور پر بتادیا جائے کہ جو رقم تم دے رہے ہو یہ خدام کا چندہ نہیں ہے بلکہ چندہ عام ہے۔ یہ رقم اس شخص کے چندہ عام کے طور پر سیکرٹری مال کو دے دی جائے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کی یہ میٹنگ سوا دو بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد دارالسلام تشریف لے گئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت ماریشس، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ (انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) مبلغین کرام اور دیگر مختلف شعبوں کے کارکنان نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد دارالسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مختلف احمدی گھروں کا وزٹ

شام ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف احمدی احباب کے گھروں کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم حنیف جواہر صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں کچھ دیر قیام کے بعد ڈاکٹر بشیر جواہر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ یہاں بھی حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کچھ وقت کے لئے ٹھہرے۔ پھر یہاں سے مکرم امین جواہر صاحب، امیر جماعت ماریشس کے گھر تشریف لے گئے۔ مذکورہ بالا تینوں گھر ایک ہی کمپاؤنڈ میں مختلف منازل پر ہیں۔ ان سبھی خاندانوں کی خوشی ومسرت کا آج کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

پھر یہاں سے مکرم موسیٰ تیجو صاحب، نائب امیر وصدر مجلس انصار اللہ ماریشس کے گھر تشریف لے گئے اور کچھ دیر قیام فرمایا۔ یہاں بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں۔ موسیٰ تیجو صاحب کی فیملی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی ہے۔ سبھی حضور انور کی آمد پر اکٹھے ہوگئے تھے اور خوشی ومسرت سے معمور تھے۔

موسیٰ تیجو صاحب کے ساتھ والا گھر مکرم رشید وارسلی صاحب اور جماعت کے سیکرٹری جنرل حفیظ سوکیہ صاحب کا ہے۔ ان کا سارا خاندان گھر سے نکل کر اپنے صحن میں کھڑا تھا۔ جب حضور انور موسیٰ تیجو صاحب کے گھر سے باہر نکلے اور ان لوگوں کو باہر کھڑا دیکھا تو ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ یہ لوگ اتنا خوش ہوئے کہ حضور انور کی یہاں سے روانگی کے بعد ایک دوسرے کو گلے مل کر خوشی سے رورہے تھے۔

پھر یہاں سے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم مظفر سدھن صاحب مبلغ سلسلہ ماریشس کے گھر تشریف لے گئے۔ یہاں بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائی گئیں۔

مظفر سدھن صاحب کے گھر کے ساتھ ہی اسماعیل علی بخش صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت کا گھر ہے۔ یہ فیملی بھی اپنے گھر کے باہر کھڑی ہوگئی۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے بھی تصاویر بنوائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم احمد تراب علی صاحب مرحوم اور ان کے بچوں اسلم تراب علی صاحب اور ناصر تراب علی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ قافلہ کے بعض ممبران کا قیام ان کے گھر میں تھا۔ یہاں بھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ یہاں سے فارغ ہوکر حضور انور مکرم رفیق تراوالی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

یہ سب فیملیز آج بے حد خوش تھیں اور خوش نصیب تھیں کہ ان کے پیارے آقا کے مبارک قدم ان کے گھروں میں پڑے تھے۔ یہ سبھی احباب برملا اس بات کا اظہار کررہے تھے کہ آج کا دن ان کے لئے عید کا دن ہے، ایک خواب ہے جو انہوں نے دیکھا ہے۔ ایک دوسرے کو بیان کرتے ہوئے خوشی سے روتے تھے۔ اور بار بار حضور انور کی شفقت، محبت وپیار کا ذکر کرتے اور ایک دوسرے کے گلے لگ کر مبارکباد دیتے۔

الوداعی مناظر

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام، روزہل میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اللہ حافظ کہا۔ ساری مسجد احباب جماعت مردوخواتین سے بھری ہوئی تھی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں بھی تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ احباب جماعت ملک بھر کی تمام جماعتوں سے آئے ہوئے تھے۔ دورہ ماریشس کے اس سفر کی ماریشس کی سرزمین پر آخری نمازیں تھیں۔ اس کے بعد آج رات ماریشس سے ہندوستان کیلئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب مردوزن کی ایک کثیر تعداد مسجد سے نکل کر جمع ہوچکی تھی۔ احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ مردوخواتین بچے بوڑھے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کو آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں سے الوداع کہہ رہے تھے۔ بڑے بھی رورہے تھے اور بچے بچیاں بھی رورہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق رات ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ روانگی کیلئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد روانگی ہوئی۔ رات ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ پر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ رہائشگاہ سے ایئرپورٹ تک پولیس نے Escort کیا۔

ایئرپورٹ سے باہر رات ڈیڑھ بجے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے ماریشس کی مختلف جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت مردوزن، بچے بوڑھے جمع تھے۔ یہ لوگ رات گیارہ بجے سے ہی ائرپورٹ پر پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ اور اپنے پیارے امام کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیتاب تھے۔ جونہی حضور انور ایئرپورٹ پہنچے۔ احباب جماعت نے والہانہ انداز میں پُرجوش نعرے بلند کئے۔ حضور انور ازراہ شفقت اپنی گاڑی سے نیچے اتر آئے اور احباب کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔ خواتین بھی اس آدھی رات کے وقت بہت بڑی تعداد میں اپنے چھوٹے معصوم بچوں کو اپنے سینوں سے چمٹائے ہوئے قطار در قطار حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ حضور انور ان خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور پیدل چلتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔

الوداع کا یہ منظر بڑا پُرسوز تھا۔ یہ سبھی لوگ رورہے تھے۔ حضور انور نے پرسوز دعا کروائی اور سب کو الوداعی السلام علیکم کہا اور ایئرپورٹ کے VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

ایئرپورٹ پر کچھ دیر قیام کے بعد رات اڑھائی بجے حضور انور جہاز پر سوار ہوئے۔ ماریشس کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Sir Seewoo Sagar Ramgoolam سے ائر ماریشس کی فلائٹ MK744 رات 2 بجکر 55 منٹ پر دہلی (بھارت) کیلئے روانہ ہوئی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6 ؍جنوری 2006)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حدیث نبوی ﷺ

’’ہر عہد شکن کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور سب سے بڑی عہد شکنی اور غدّاری امام کے ساتھ غدّاری ہے‘‘

(جامع ترمذی، کتاب الفتن)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنے صالح بندوں کیلئے جو کچھ تیار کیا ہے وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان سے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا‘‘

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر سورۃ السجدہ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں، جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29؍دسمبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو کیا دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دعا کریں کہ جلسہ کے تین دن وہاں خیریت سے گزریں اور جس مقصد کو لے کر مخلصین جماعت اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اسے حاصل کرنے والے ہوں۔ خاص طور پر قادیان والوں کو جو جلسہ میں شامل ہیں اور عمومی طور پر جماعت کو مَیں کہتا ہوں کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے۔ مسلمان اُمّت کو عقل دے اور یہ لوگ اس حقیقت کو سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادہ کو ماننے بغیر نہ ان کی بقا ہے، نہ ان کی نجات ہے اور نئے سال میں جب یہ داخل ہوں تو اس بات کو سمجھتے ہوئے داخل ہوں۔ اللہ کرے کہ ان کو عقل آجائے۔

سوال حضور انور نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا اور اپنی علمی اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا۔ جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہونا، انہیں سننا، ان سے فائدہ اٹھانا۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعاؤں کی طرف ایک خاص رغبت سے توجہ دینا اور اپنی ذات تک ہی دعاؤں کو محدود نہیں رکھنا بلکہ جماعت کی ترقی کے لئے خاص دعائیں کرنا۔

سوال مسلمانوں کی موجودہ حالت کے پیش نظر حضور انور نے ہمارا کیا فرض بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان جس طرح مسلمان کی گردن زدنی کررہا ہے، جس طرح ان کی قتل و غارت ہو رہی ہے، ان کو تباہ کیا جا رہا ہے ان کیلئے بھی دعا کرنا آج ہمارا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہؐ کے نام پر یہ ظلم کررہے ہیں اور ان ظلموں کی وجہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام اور آنحضرتؐ کے نام پر اعتراض کئے جا رہے ہیں اور ان باتوں سے بھی ہم احمدیوں کے دل ہی زخمی ہوتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی قبولیت کے لیے کیا بنیادی اصول بیان فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بُغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہوسکتی۔ فرمایا: اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بُغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی کارروائیوں کے مقابل پر ہمیں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج جو مخالفین احمدیت اپنی مخالفانہ کارروائیوں میں بڑھے ہوئے ہیں تو ہمیں ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعاؤں کے ساتھ حاضر ہونا چاہئے۔ جب انسان بے چین ہو کر مُضطَر بن کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے، اس سے مانگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسکی مدد کو آتا ہے۔ اس بات سے لاپرواہ نہیں ہونا چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبولیت دعا کے لیے کیا شرط بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دعا میں جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا: اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ یعنی وہ کون ہے جو بیقراری کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے۔

سوال حضور انور نے قادیان والوں کو نمازوں، نوافل اور دعاؤں کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قادیان والوں کو میں مخاطب ہوں کہ آجکل جو احمدی خاص روحانی ماحول میں مسیح موعودؑ کی بستی میں رہ رہے ہیں، وہاں کچھ دن گزار رہے ہیں جو باہر سے آئے ہوئے ہیں وہ اپنی نمازوں اپنے نوافل میں اضطرار کی حالت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پر وہاں کے لوگوں کو چلتے پھرتے بھی اِدھر اُدھر کی باتوں کی بجائے زیادہ وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنا چاہئے۔ بے چین ہو ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں تا کہ احمدیوں کے لئے جہاں بھی تکلیف دِہ حالات ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اپنے فضل سے بہتری لائے اور دشمن کو ناکام و نامراد کرے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نماز تہجد کی ادئیگی کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ فرمایا کہ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہوسکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دِل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہوجاتے ہیں۔

سوال حضورؑ نے اپنی جماعت کو زبان کے پاک رکھنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے۔ حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو اِن امور کو مدّنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گناہ سے بچنے کی کیا تدبیر بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہٹاتی ہے۔ دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو۔ وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے۔ جو خدا کی طرف بھاگتا ہے اور اضطرار کے ساتھ امن کا جُویاں ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دعا دو قسم (کی) ہے۔ ایک تو معمولی طور سے۔ دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ قد افلح المومنون کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: قرآن مجید میں لکھا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلٰوتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ۔ یعنی جب دعا کرتے کرتے انسان کا دل پگھل جائے اور آستانۂ اُلوہیت پر ایسے خلوص اور صدق سے گر جاوے کہ بس اُسی میں محو ہو جاوے اور سب خیالات کو مٹا کر اُسی سے فیض اور استعانت طلب کرے اور ایسی یکسوئی حاصل ہو جائے کہ ایک قسم کی رِقّت اور گداز پیدا ہو جائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

سوال خدا تعالیٰ کی نصرت کن لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدّتِ رقّت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔

سوال قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اہل و عیال کی اصلاح کے لیے کیا دعا سکھائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ولی کا قصہ بیان کر کے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اولیاء اللہ میں سے ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آ گیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی قوت کے متعلق ایک فقیر کا کیا قصہ سنایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دعا میں بڑی قوتیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستے میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تُو ایک بے سروسامان فقیر ہے تُو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ مَیں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلے میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا مَیں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ

(سورۃ البقرہ:149)

ور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact:9622584733,7006066375(Saqib)

کلامُ الامام

’’دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو‘‘

(ملفوظات، جلد2، صفحہ 73)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

آپس میں محبت و پیار کا رشتہ استوار کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو اپنے قول و عمل سے پورا کرنے کیلئے ہمیشہ انتہائی کوشش کرتے رہیں

پانچویں جلسہ سالانہ نیپال منعقدہ مورخہ 27رجنوری 2018 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

لندن

MA 25-01-2018

پیارے احبابِ جماعت نیپال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام شاملین پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو چند اہم نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے اپنی جماعت کو مختلف وقتوں میں جو تعلیمات دیں ان میں سے ایک اہم تعلیم اپنے پیروکاروں کو آپس میں محبت و پیار سے رہنے کی تعلیم ہے۔ آپ کا اپنا طرز عمل بھی یہی تھا کہ آپ اپنے صحابہ کیلئے مجسم خیر خواہ وجود تھے۔ آپ انہیں ایمان کی تقویت کا درس دیتے۔ نماز اور تمام اسلامی احکام کی پابندی کی نصیحت کرتے اور ان کی روحانی پرورش فرماتے۔ ان کیلئے دعائیں کرتے۔ ان سے نہایت محبت و پیار اور شفقت کا سلوک فرماتے۔ ان کے جذبات کا خیال رکھتے۔ اپنے ہاتھ سے ان کی مہمان نوازی کرتے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ ان کا علاج معالجہ کرتے۔ ضرورت مندوں کی حاجت روائی فرماتے۔ آپ اپنی پیاری جماعت کے احباب کو تبرکات عطا فرماتے۔ انہیں دینی خدمات سپرد کرتے۔ ان سے عفو و درگزر کا سلوک فرماتے۔ انہیں اخلاق حسنہ اپنانے اور اخلاق سیئہ سے بچنے کی نصائح فرماتے۔ انہیں ہر جگہ پُرامن رہنے اور محبت و پیار سے زندگی بسر کرنے اور دینی اخوت کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرماتے۔ آپ اپنی کتاب کشتیٔ نوح میں فرماتے ہیں:

”اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔“

(روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12 تا 13)

اسی طرح آپ نے اپنے ابتدائی بیعت کنندگان کو یہ نصیحت بھی فرمائی:

”ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 196)

آپ نے اپنی بعثت کی اغراض بھی مختلف مواقع پر بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ اپنی تصنیف ”کتاب البریہ“ میں فرماتے ہیں:

”میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔“ (روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 291 تا 292، حاشیہ)

پس جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایمانوں کی تقویت، تعلق باللہ میں ترقی کرنے، عالم آخرت پر یقین بڑھانے، عملی اصلاح اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کو اپنی بعثت کا مقصد قرار دیا ہے اور اپنے پیروکاروں کو آپس کا پیار بڑھانے کی نصیحت فرمائی ہے تو ہمیں آپ کو ماننے کا فائدہ تبھی ہوگا جب ہم سب ان بنیادی نصائح پر عمل کر کے اپنے صدق و وفا کا اظہار کریں گے۔ اس لئے آپ سب اپنا اپنا جائزہ لیں۔ آپس میں محبت و پیار کا رشتہ استوار کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو اپنے قول و عمل سے پورا کرنے کیلئے ہمیشہ انتہائی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

”اے بزرگانِ اسلام خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنا دے۔ میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔“

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدعا صفحہ 34)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

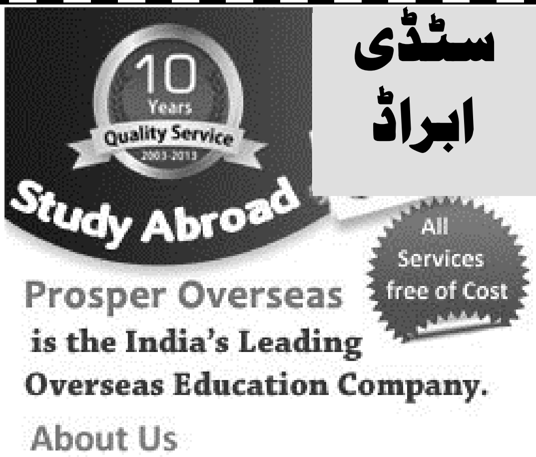

سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
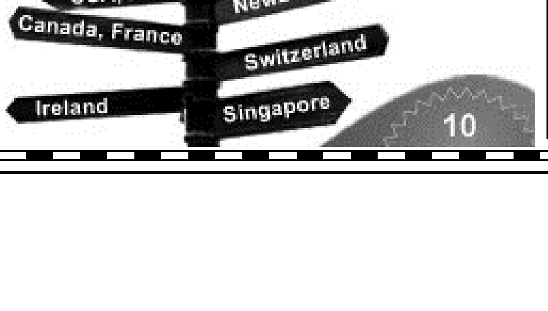

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/مارچ 2018 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضرو غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم شیخ غضنفر احمد صاحب ابن مکرم شیخ ارشد احمد صاحب (آف برنٹ ووڈ، لندن)

15/مارچ 2018ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کا موقع ملا۔ جرمنی شفٹ ہونے پر اپنی جماعت کے صدر اور سیکرٹری تبلیغ رہے۔ 2010ء میں یُو.کے شفٹ ہوئے اور یہاں لوکل جماعت میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ رمضان المبارک میں جماعت کیلئے افطاری کا انتظام کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپکے ایک بیٹے مکرم نعمان احمد صاحب لوکل مجلس میں قائد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ انور بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم مقبول احمد صاحب، حلقہ ماسک ویسٹ، لندن)

16/ مارچ 2018ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری غلام دین صاحب (آف تلونڈی جھنگلاں) کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ تہجد گزار، نماز روزہ کی پابند، انتہائی نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ اپنے گاؤں میں غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرنا ان کا معمول تھا۔ آپ کو خلافت سے گہری محبت تھی اور اپنے بچوں کو بھی اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی لوکل جماعت میں بطور صدر لجنہ اور ایک بیٹے مکرم زمان اقبال صاحب زعیم حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ

(اہلیہ مکرم شمس الدین صاحب، ربوہ)

17/ستمبر 2017ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نمازوں کی پابند، نہایت مخلص، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں، مرحومہ موصیہ تھیں اور چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔

(2) مکرم ملک محمد صدیق صاحب

(محلہ دارالفتوح غربی ربوہ)

20/نومبر 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ہمدرد، صابر و شاکر اور نافع الناس انسان تھے۔ آپ کے ذمہ کوئی بھی جماعتی کام لگایا جاتا تو اسے خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔

(3) مکرم غلام محمد شاد صاحب (میر پور خاص، سندھ)

یکم جنوری 2018ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت نیک، عبادت گزار، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، صاف گو اور انتہائی شفیق انسان تھے۔ اپنوں اور غیروں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم سیشن کورٹ میر پور خاص میں بطور وکیل پریکٹس کرتے تھے۔ آپ نے قائد مجلس اور قاضی کے علاوہ بعض اور عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت رکھتے تھے۔

(4) مکرمہ ریحانہ خورشید صاحبہ

(کیلیفورنیا، یُو.ایس.اے)

19/فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد نے 1956 میں خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی جبکہ مرحومہ کی عمر دو سال تھی۔ بعدازاں خود تحقیق کر کے 20 سال کی عمر میں مرحومہ نے خود بھی بیعت کی۔ تعلیم کے شعبہ سے منسلک رہیں۔ گورنمنٹ کالج اسلام آباد سے بطور پرنسپل ریٹائر ہوئیں۔ حضرت چھوٹی آپا کے کہنے پر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں بھی بطور پرنسپل خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ اسلام آباد میں نائب صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خدمت خلق میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ بہت دعا گو، غریب پرور اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ بچوں کی تربیت بڑے اچھے انداز میں کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 12 نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

خُطبہ نکاح فرمودہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4/جون 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ نائلہ طارق واقفۂ نو کا ہے جو مکرم محمد طارق صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں، یہ عزیزم منیب احمد چٹھہ مربی سلسلہ سے چار ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ اس سال جرمنی کے جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے ہیں۔ یہ پہلی کلاس ہے۔

ایجاب وقبول کے دوران حضور انور نے جب لڑکی کے والد سے دریافت فرمایا تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے ہی ”جی منظور ہے“ کہا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کھڑے ہو کر کہیں۔ چنانچہ انہوں نے کھڑے ہو کر ایجاب وقبول کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے دوسرے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ رمشہ احمد واقفۂ نو کا ہے جو الطاف احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عطاء الرزّاق گنزالز واقف نو کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ مکرم ناصر احمد عارف صاحب کے بیٹے ہیں۔

ایجاب وقبول کے دوران حضور انور نے دلہے سے دریافت فرمایا:

Are you able to understand Urdu or not?

اس پر دلہے کے جواب پر کہ It's fine حضور انور نے دلہے سے انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ شائلہ وسیم بنت مکرم وسیم احمد صاحب مانچسٹر کا ہے جو عزیزم دانش احمد ناصر واقف نو کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو مکرم محمد عبدالناصر صاحب کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ثانیہ منصور کا ہے جو مکرم منصور احمد رانا صاحب کی بیٹی ہیں، یہ عزیزم سجیل سجاد ابن مکرم محمد سجاد صاحب گلاسگو کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کرلیں، اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان تمام رشتوں کو بابرکت فرمائے اور نیک نسلیں بھی ان کی پیدا ہوں۔ دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13/اپریل 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ

(سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم.ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ایک معاند احمدیت کا عبرتناک انجام

(عقیل احمد سہارنپوری)

صوبہ یو. پی کے ضلع سہارنپور میں واقع ایک گاؤں جس کا نام بجوپور ہے، خاکسار کا آبائی گاؤں ہے۔ خاکسار کے احمدی گھرانے سے کئی افراد بطور مبلغ و معلم، سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اسی گاؤں میں خاکسار کی برادری سے ہی تعلق رکھنے والا محمد انعام عرف M.L.A نامی ایک شخص تبلیغی جماعت کی سربراہی کے علاوہ مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتا تھا اور جماعت کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر لچھے دار چٹپٹی باتیں کر کے عوام کی نظر میں عالم بننے کا ڈھونگ رچا کر لوگوں سے خوب پیسے بٹورتا تھا۔ احمدیت کی مخالفت اس کے دل میں اس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ جب کبھی خاکسار کے چچا مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بجوپورہ جو کہ مکرم مظہر احمد وسیم صاحب مُربی سلسلہ کے والد ہیں، اسکے سامنے سے گزرتے تو یہ شخص الگ الگ کلمات مثلاً لعنة الله على الكاذبين، أعوذ بالله من الشيطان الرجيم، استغفر الله پڑھ کر طنز کیا کرتا تھا اور اپنی مجلسوں میں اور بہت دفعہ خاکسار کے سامنے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق نہایت نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے تمسخر کر کے لوگوں کی واہ واہی بٹورتا تھا۔ اس کا ایک بیٹا محمد ہارون خاکسار و خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مولوی عزیز احمد اسلم صاحب مُربی سلسلہ کے ساتھ اسکول میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ وہ بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت کا سخت مخالف و متعصب تھا۔ ایک مرتبہ غالباً 83-1982 میں جب ہم اس کے ساتھ ساتویں یا آٹھویں جماعت میں تھے تو کسی نے اس سے سوال کیا کہ کیا یہ دونوں بھائی یعنی خاکسار اور عزیز احمد اسلم مسلمان ہیں؟ تو مخالف باپ کے اس متعصب بیٹے نے بڑے ہی جوش و خروش سے اپنے ساتھیوں کو انگلش میں کہا ''No Mohammedan'' یعنی یہ مسلمان نہیں ہیں۔ اس دور میں گاؤں کے کسی ہندی اسکول میں انگلش بولنے والے طالب علم کو بہت ہی عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور یہ لڑکا پڑھنے میں ذہین تھا۔ اسکی قابلیت کی علاقہ میں مثال دی جاتی تھی۔ باوجود اس کے یہ ہائی اسکول کا امتحان پاس نہ کر سکا اور دسویں میں ہی فیل ہو گیا۔ اس کے فیل ہونے کی خبر اس دور میں آس پاس کے علاقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی اور اس کے بعد یہ اپنی متکبرانہ خصلتوں کی وجہ سے ضائع ہو گیا اور آج تک در بدر بھٹک رہا ہے۔

اسی طرح اس کے دوسرے بیٹے نے گاؤں میں ایک مدرسہ کھولا تھا لیکن کچھ عرصہ کے اندر ہی وہ ذہنی مرض میں مبتلا ہو گیا اور اس وقت پاگل خانے میں ہے۔ اس کے تیسرے اور سب سے چھوٹے بیٹے کی تقریباً تین چار سال قبل 27 - 28 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے ناگہانی موت ہو چکی ہے۔ اسی طرح اس کی ایک بیٹی پاگل پن میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے اپنے باپ کے گھر میں ہی رہائش پذیر ہے۔

اس طرح جماعت کی مخالفت کی بناء پر اس کی ساری اولاد اس کی اپنی ہی زندگی میں اسکی آنکھوں کے سامنے بدانجام کو پہنچ چکی ہے۔ ابھی حال ہی میں اس شخص نے مورخہ 15رمئی 2018 کو ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد میں جا کر وضو کیا ہی تھا کہ اچانک اسے بیت الخلاء جانے کی حاجت محسوس ہوئی تو یہ بنا نماز ادا کئے ہی مسجد سے واپس اپنے گھر کی طرف دوڑا اور بیت الخلاء میں گھس گیا۔ جب کافی وقت گزرنے کے بعد بھی یہ شخص پاخانہ سے باہر نہیں نکلا تو اس کے گھر والوں کو کچھ شک ہوا تو انہوں نے بیت الخلاء میں جھانک کر دیکھا تو یہ شخص چاروں خانے چت پڑا ہوا تھا۔ بڑی جدّوجہد سے اسکی برہنہ لاش کو باہر نکالا گیا۔ اسکی ایسے ناپاک مقام پر موت ہوئی کہ اس کی خبر سے پورا گاؤں حیران رہ گیا۔

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ''اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ'' کہ میں ہر اس شخص کو جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا، ذلیل و رسوا کر دوں گا، ایک بار پھر اس رنگ میں پورا ہو کہ خدا کے مرسل اور مامور من اللہ پر جھوٹی تہمتیں لگا کر ہنسی ٹھٹھا و تمسخر کرنے والے کا عبرتناک انجام پورے گاؤں والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور
خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

رمضان المبارک اور ادائیگی چندہ تحریک جدید

الحمدللہ ایک بار پھر ماہ صیام ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار ہے۔ یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور آگ سے آزادی دلانے والا مہینہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس بابرکت ماہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ پس جہاں ہمیں رمضان المبارک میں روزے رکھنے، نماز تراویح پڑھنے، تہجد پڑھنے، درس القرآن سننے اور پھر آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کے مواقع مہیا ہوتے ہیں، وہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر اپنا مال خرچ کرنے کا بھی نادر موقع میسر آتا ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ......سادہ زندگی بسر کرو......جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو۔''

(خطبہ جمعہ 4رنومبر 1938)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ ادراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔''

(خطبہ جمعہ 3رنومبر 2017)

احباب جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ اس بابرکت ماہ صیام میں اپنے تحریک جدید کے وعدہ جات کی سوفیصد ادائیگی کیلئے سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

ایم.ٹی.اے مینجمنٹ بورڈ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم.ٹی.اے. انٹرنیشنل کے مینجمنٹ بورڈ میں بعض تبدیلیاں فرمائی ہیں۔ جس کے مطابق مینجمنٹ بورڈ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے:

1	مینیجنگ ڈائریکٹر	منیر الدین شمس
2	نائب مینیجنگ ڈائریکٹر و ڈائریکٹر فنانس	مرزا محمود احمد
3	ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز	مبارک احمد ظفر
4	ڈائریکٹر IT	عادل منصور احمد
5	ڈائریکٹر لیگل افیئرز	شجر احمد فاروقی
6	ڈائریکٹر سیٹیلائٹس	سید نصیر شاہ
7	ڈائریکٹر پروڈکشن	منیر عودہ
8	ڈائریکٹر شیڈولنگ	ظہیر احمد خان
9	ڈائریکٹر پروگرامز	آصف محمود باسط
10	ڈائریکٹر سوشل میڈیا	آدم واکر
11	ڈائریکٹر ٹرانسلیشنز	عطاء المجیب راشد
12	ڈائریکٹر MTA افریقہ	عمر سفیر
13	ڈائریکٹر مسرور ٹیلی پورٹ	چوہدری منیر احمد
14	ڈائریکٹر لائبریری	اشفاق احمد ملک
15	ڈائریکٹر نیوز	عابد وحید احمد خان
16	ڈائریکٹر ٹرانسمیشن	سید عقیل شاہد
17	قائمقام ڈائریکٹر MTA-3 العربیہ	مروہ شابوتی
18	بورڈ سیکرٹری	مزمّل احمد ڈوگر
19	بورڈ ممبر	جونیتھن بٹروتھ
20	بورڈ ممبر	مرزا ناصر انعام
21	بورڈ ممبر	افتخار احمد ایاز
22	بورڈ ممبر	ندیم کرامت

(منیر الدین شمس، مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل)

جماعتی رپورٹیں

واقفات نو قادیان کی کارگزاری

مورخہ 9رفروری 2018 کو حلقہ چھوٹا ننگل نزد قادیان کی 10 واقفات نو کو لدھیانہ و ہوشیار پور کے مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی۔ اس Trip میں 2 واقفین نو بھی شامل تھے۔ مورخہ 11 فروری کو یوم مصلح موعود کی مناسبت سے واقفات نو کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے، جس میں تقریباً 200 واقفات نو شامل ہوئیں۔ مورخہ 15رفروری کو واقفات نو کا متن پیشگوئی مصلح موعود اور سوانح مصلح موعود کا زبانی اور تحریری امتحان لیا گیا۔

یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے واقفات نو کی مشترکہ خصوصی کلاس

مورخہ 18رفروری 2018 کو مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت 3 سال سے بڑی واقفات نو کی ایک خصوصی کلاس لجنہ ہال میں منعقد کی گئی جس میں 170 واقفات نو نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ایک واقفہ نو نے زبانی متن پیشگوئی مصلح موعود سنایا۔ نظم کے بعد حضرت مصلح موعود کی سیرت وسوانح پر مضمون پڑھا گیا۔ بعدہ 3، بچیوں پر مشتمل 7 ٹیموں کا مقابلہ کوئز کروایا گیا۔ بعدہ 21 سال سے بڑی بچیوں کا مقابلہ نظم خوانی کروایا گیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں میں 20رفروری کے دن انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

تبلیغی مساعی: ایک بچّی عزیزہ امتہ النور نیاز نے ایک غیر مسلم کو السلام علیکم کا تعارف کروایا۔ اسی طرح 20 واقفات نے اپنے اسکول میں غیر از جماعت ٹیچرز و بچّوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا اور اسلام میں پردے کی اہمیت بتائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفات نو کو ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

(امتہ الہادی شیریں، معاونہ واقفات نو قادیان)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مورخہ 23رمارچ 2018 کو رائچور کی 5 جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقع پر علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ (ایس. کے بشارت احمد، مبلغ انچارج رائچور، صوبہ کرناٹک)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جماعت احمدیہ جے پور میں مورخہ 29راپریل 2018 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم لئیق احمد صاحب صدر جماعت جے پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فواد احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیزم توصیف احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شفیق احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سمیع الرحمن، مبلغ انچارج جے پور، راجستھان)

خانپور ملکی میں تربیتی اجلاس

مورخہ 12رمئی 2018 کو خانپور ملکی صوبہ بہار میں مکرم ڈاکٹر محمد انور حسین صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم نوید الفتح شاہد صاحب نے نماز کی پابندی کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(سید خورشید احمد، معلم سلسلہ خانپور ملکی، صوبہ بہار)

جلسہ یوم خلافت

☆ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 27رمئی 2018 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کی۔ عہد وفائے خلافت خاکسار نے دہرایا۔ نظم عزیزم عطاء الکریم نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم منظور عالم صاحب اور مکرم اسماعیل مبارک شیخ صاحب معلم سلسلہ نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

☆ مورخہ 27رمئی 2018 کو ضلع گدگ کرناٹک کی تمام جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ (سمیر احمد، مبلغ انچارج گدگ، صوبہ کرناٹک)

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے راشن کی تقسیم

مورخہ 27رمئی 2018 کو یوم خلافت کی مناسبت سے شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے مبلغ -/16,000 روپے کا راشن پیکٹس کی صورت میں غربا میں تقسیم کیا گیا جس میں آٹا، چینی، دالیں، رفائنڈ تیل اور صابن وغیرہ ضرورت کی اشیا شامل تھیں۔ اسی طرح نور ہسپتال قادیان میں مریضوں کے درمیان پھل تقسیم کیے گئے اور ان کے جلد صحت یاب ہونے کے لیے دعا کی گئی۔ (نصر احمد غوری، مہتمم مقامی قادیان)

شانِ رمضان

ماہِ رمضاں کے بہت ہی مختلف انداز ہیں
رحمتوں اور برکتوں کے ہو رہے آغاز ہیں
آنسوؤں سے جب جلائے جائیں یہ دل کے دِیے
شب کی گریہ زاریوں میں مغفرت کے راز ہیں
پھر سے آئے ہیں بڑی ہی شان سے ایام جو
سال کے باقی دنوں سے یہ بہت ممتاز ہیں
تھام کر تقوی کو دیں گر نفس امّارہ کو مات
اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ کی اصل یہ اغراض ہیں
دُور کر دل کی کدورت عجز کی راہوں پہ چل
خاک میں ملنا ہے گر، تو پھر بھلا کیوں ناز ہیں
تیر اور تلوار سے لڑنے کو یکسر چھوڑ کر
جنگ بدیوں سے ہے کرنی گرچہ ہم جانباز ہیں
گر خدا کے واسطے شیطان سے جھگڑیں گے ہم
ڈھال بن جائیں گے روزے کم نہ یہ اعجاز ہیں
اک خدا کے پیار کی دُھن منّ میں میرے بج اٹھی
مجھ کو اب بھاتے نہیں دوجے کوئی بھی ساز ہیں

(منصورہ فضل منّ، قادیان)

D.T.P سینٹر نظارت نشر واشاعت قادیان میں کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے

(نوٹ: یہ اعلان صرف لجنہ کی ممبرات کیلئے ہے)

D.T.P سینٹر نظارت نشر واشاعت میں لیڈیز کمپیوٹر آپریٹر بالمقطعہ خالی اسامی کو حسب قواعد پُر کیا جانا مقصود ہے۔ لجنہ کی اُمیدوار کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر کے اُسے مکمل کرنے کے بعد اپنی درخواست جملہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول attested کے ساتھ امیر جماعت رصدر جماعت رصدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ 2 ماہ کے اندر بھجوادیں۔ جزاکم اللہ

شرائط: (1) اُمیدوار کی تعلیم کم از کم 2+ (سیکنڈ ڈیویژن) ہو، ہندی، اُردو لکھنا پڑھنا جانتی ہو (2) کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کیا ہو (3) MS-Word، In-Design اور In-Page کے بارے میں بنیادی معلومات ہو (4) ہندی، اُردو ٹائپنگ میں مہارت ہو اور کم از کم ایک سال کا تجربہ ہو (5) ٹائپنگ Key Board دیکھے بغیر کرسکتی ہو، ایک گھنٹہ میں کم از کم 300 الفاظ ٹائپ کرسکتی ہو (6) ہندی ٹائپنگ In-Design سافٹ ویئر میں Chanakya Unicode فونٹ میں کرنا جانتی ہو اور اسی طرح اُردو ٹائپنگ In-Page سافٹ ویئر میں کرنا جانتی ہو (7) واقف زندگی و وقف نو کی تحریک میں شامل ہونے والی ممبرات اپنا حوالہ منظوری وقف اور وقف نو بھی درخواست میں تحریر کریں (9) درخواست میں اپنے والد رخاوند رسرپرست کے تصدیقی دستخط بھی ہوں (10) اُمیدوار کو انٹرویو کی تاریخ سے بعد میں مطلع کر دیا جائے گا، نیز قادیان انٹرویو کیلئے آمد ورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے (10) قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اُمیدوار کی اپنی ہوگی۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور ڈرائیور خدمت کے خواہش مند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواست 2 ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔

شرائط: (1) اُمیدوار کے پاس ڈریئونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے (2) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے (3) امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (4) وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے (5) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے (6) امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوم کے برابر الاؤنس و دیگر سہولیات دی جائیں گی (7) امیدوار کے قادیان آمد ورفت کے اخراجات اپنے ہوں گے (8) اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام اُسے خود کرنا ہوگا۔

(نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلیں، درخواست فارم پُر ہو کر آنے پر اس کے مطابق کارروائی ہوگی) (ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں : نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

موبائل: 09815433760 دفتر: 01872-501130

E-Mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75 F.C. Complex 1st Main Road K.P. New Extension J.C. Road, Bangaluru - 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDICOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ۝لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ۝ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔(سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

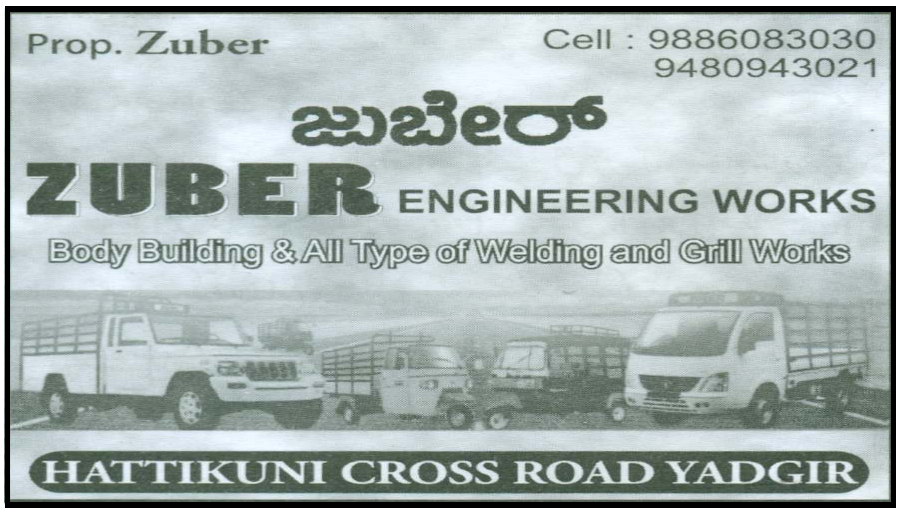

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

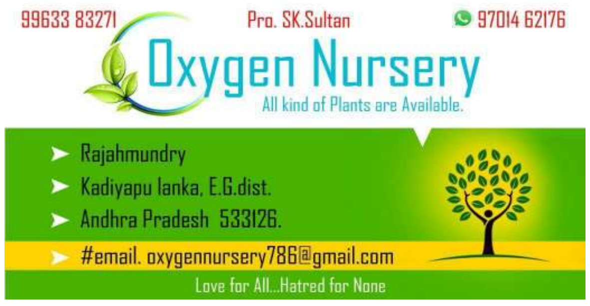

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8686: میں رضیہ پروین زوجہ مکرم جاوید احمد لون صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ (حلقہ محمود) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 /اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/30,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 1 ہار، 1 جوڑی بالیاں، 2 انگوٹھیاں (کل وزن 30 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بیگ الامۃ: رضیہ پروین گواہ: جاوید احمد لون

مسل نمبر 8687: میں جاوید احمد ندیم ولد مکرم سید ملک احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن 4/13/69 گچّی باولی ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1 /اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر العبد: جاوید احمد ندیم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8688: میں فہمیدہ زوجہ مکرم کے. عباس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 2004، ساکن کنیا موتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 رفروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار، کان کے جھمکے، نکلس، انگوٹھی (کل وزن 80 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے. عباس الامۃ: فہمیدہ گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر مسل نمبر 8689: میں ایم محبوب بنت مکرم وی. محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 62 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن ریلوے فلیٹس ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 /اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 جوڑی ہار، 2 انگوٹھی، 2 بالیاں، 2 سٹوڈ (64 گرام 22 کیریٹ) 7 لاکھ روپئے نقد یجو کسی کے پاس ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وی. عبدالناصر الامۃ: ایم محبوب گواہ: ایس. محمد اقبال

مسل نمبر 8690: میں شبانہ زوجہ مکرم اے. ایچ. اشرف علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن کے. پی. نگر (بھارتی نگر) ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 ر اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے. ایچ. اشرف علی الامۃ: شبانہ گواہ: پی. عبدالناصر

مسل نمبر 8691: میں کے. عباس ولد مکرم خواجہ حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال تاریخ بیعت 2004، ساکن کنیا موتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 رفروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 6 لاکھ روپئے نقدی جس میں سے 4.5 لاکھ روپئے بطور ضمانت مکان مالک کے پاس ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی. عبدالناصر العبد: کے. عباس گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر 8692: میں ایم. آئی. ہندیل نورانی زوجہ مکرم کے. اے. ابراہیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2005، گیاناپورم روڈ (کنیا موتھور) ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 راکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے. اے. ابراہیم الامۃ: ایم. آئی ہندیل نورانی گواہ: پی. عبدالناصر

مسل نمبر 8693: میں جی. انور علی ولد مکرم پی. غلام احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن مارانری ضلع ورودونگر صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 /مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد کریم العبد: جی. انور علی گواہ: اے. محمد یونس

مسل نمبر 8694: میں صادقہ عذرہ زوجہ مکرم جی. انور علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن خدیجہ منزل (مارانری) ضلع ورودونگر صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 /مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نکلس 20 گرام، چین 16 گرام، انگوٹھی 8 گرام، بالیاں 8 گرام، چین 4 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

واہ: کے. وی. محمد طاہر الامۃ: صادقہ عذرہ گواہ: اے. محمد یوسف

مسل نمبر 8695: میں عبدالصبور ولد مکرم عبدالمجید اختر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 /اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید بشارت احمد العبد: عبدالصبور گواہ: بشیر الدین

مسل نمبر 8696: میں جگتار محمد ولد مکرم دولت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن ریل ماجرا ضلع روپ نگر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد خادم العبد: جگتار محمد گواہ: شفیع محمد

مسل نمبر 8697: میں انور احمد خان ولد مکرم کرنیل محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن گاؤں سہری ڈاکخانہ سہرا ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان قیمت دو لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء الاول العبد: انور خان گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر 8698: میں گگن دیپ خان ولد مکرم بھولا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن گاؤں بریٹا ڈاکخانہ بریٹا ضلع مانسہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پردیپ خان العبد: گگن دیپ خان گواہ: ناصر خادم

مسل نمبر 8699: میں نزول دین ولد مکرم بوٹا محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 37 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن گاؤں گدلی ڈاکخانہ بھنگوا ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان قیمت 5 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد العبد: نزول دین گواہ: جرنیل خان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 7-June-2018 Issue. 23

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت عکاشہ بن محصن، حضرت خارجہ بن زید حضرت زیاد بن لبید، حضرت معطب بن عبید، حضرت خالد بن بکیر رضی اللہ عنہم کی بے نظیر قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم اسماعیل مالا غالا صاحب مبلغ سلسلہ یوگنڈا کی نماز جنازہ غائب اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 رجون 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عکاشہ بن محصن تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ بدر کے موقع پر گھوڑے پر سوار ہو کر شامل ہوئے اس دن آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک لکڑی دی تو وہ آپ کے ہاتھ میں گویا نہایت تیز اور صاف لوہے کی تلوار بن گئی اور آپ اسی سے لڑے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ پھر اسی تلوار کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شامل ہوئے اور یہ لکڑی کی تلوار وفات تک آپ کے پاس ہی تھی۔ اس کا نام عون تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا وہ ستر ہزار ہوں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں سے بنا دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسے بھی ان میں شامل کر دے۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النصر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اذان دینے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جسے سن کر لوگ بہت روئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے مسلمانوں کے گروہ میں تمہیں اللہ کی اور تم پر اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر کسی پر میری طرف سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو تو وہ کھڑا ہو اور میرے سے بدلہ لے۔ مگر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ جب آپ ﷺ نے تیسری بار ایسا کہا تو لوگوں میں سے ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا جن کا نام عکاشہ تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ نے بار بار قسم نہ دی ہوتی تو میں ہرگز کھڑا نہ ہوتا۔ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جس سے واپسی پر میری اونٹنی آپ کی اونٹنی کے قریب آ گئی تو میں اپنی سواری سے اتر کر آپ کے قریب آیا تا کہ آپ کے پاؤں کو بوسہ دوں مگر آپ نے اپنی چھڑی ماری جو میرے پہلو میں لگی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ چھڑی آپ نے اونٹنی کو ماری تھی یا مجھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے جلال کی قسم کہ خدا کا رسول جان بوجھ کر تجھے نہیں مار سکتا۔ پھر آپؐ نے حضرت بلالؓ سے وہ چھڑی منگوائی۔ حضرت بلالؓ وہ چھڑی لائے اور آنحضور ﷺ کو دی اور آپ نے وہ چھڑی عکاشہ کو پکڑائی۔ آپؐ نے فرمایا اَے عکاشہ مارو۔

حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جب آپ نے مجھے مارا تھا تو اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر سے کپڑا اٹھایا اس پر مسلمان دیوانہ وار رونے لگ گئے اور کہنے لگے کیا عکاشہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارے گا۔ مگر جب حضرت عکاشہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کی سفیدی دیکھی تو دیوانہ وار لپک کر آگے بڑھے اور آپ کے بدن کو چومنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا دل گوارہ کر سکتا ہے کہ وہ آپ سے بدلہ لے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بدلہ لینا ہے یا معاف کرنا ہے۔ اس پر حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے معاف کیا اس امید پر کہ اللہ قیامت کے دن مجھے معاف فرما دے۔ اس پر آپ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو جنت میں میرا ساتھی دیکھنا چاہتا ہے وہ اس بوڑھے شخص کو دیکھ لے۔ پس مسلمان اٹھے اور حضرت عکاشہ کا ماتھا چومنے لگے اور ان کو مبارکباد دینے لگے کہ تو نے بہت بلند مقام اور نبی ﷺ کی رفاقت کو پا لیا۔ سن 12 ہجری میں مرتدین کی سرکوبی کیلئے بھیجی جانے والی مہم میں آپ شہید ہوئے۔

آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت خارجہ بن زید تھے۔ حضرت خارجہ بن زید کا تعلق خزرج کے خاندان اغز سے تھا۔ حضرت خارجہ کی بیٹی حضرت حبیبہ بنت خارجہ حضرت ابوبکر صدیق کی اہلیہ تھیں جن کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خارجہ بن زید اور حضرت ابوبکر صدیق کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ رئیس قبیلہ تھے اور ان کو کبار صحابہ میں شامل کیا جاتا تھا۔ انہوں نے عقبی میں بیعت کی تھی۔ ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت خارجہ بن زید کے گھر قیام کیا تھا۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے حضرت خارجہ نے غزوہ احد میں بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا۔

روایت ہے کہ احد کے دن حضرت عباس بن عبادۃ اونچی آواز سے کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کے گروہ اللہ اور اپنے نبی سے جڑے رہو۔ جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے یہ اپنے نبی کی نافرمانی سے پہنچی ہے۔ وہ تمہیں مدد کا وعدہ دیتا تھا لیکن تم نے صبر نہیں کیا۔ پھر حضرت عباس بن عبادۃ نے اپنا خود اور اپنی زرہ اتاری اور حضرت خارجہ بن زید سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ خارجہ نے کہا نہیں جس چیز کی تمہیں آرزو ہے وہی میں بھی چاہتا ہوں۔ پھر وہ سب دشمن سے بھڑ گئے۔ عباس بن عبادۃ کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے ہوئے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو ہمارا اپنے رب کے حضور کیا عذر ہوگا اور حضرت خارجہ یہ کہتے تھے کہ اپنے رب کے حضور ہمارے پاس نہ تو کوئی عذر ہوگا اور نہ ہی کوئی دلیل۔ غزوہ احد کے دن حضرت مالک بن دُخشم حضرت خارجہ بن زید کے پاس سے گزرے۔ حضرت خارجہ زخموں سے چور بیٹھے ہوئے تھے ان کو تیرہ کے قریب مہلک زخم آئے تھے۔ حضرت مالک نے ان سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت خارجہ نے کہا کہ اگر آپ کو شہید کر دیا گیا ہے تو یقیناً اللہ زندہ ہے اور وہ نہیں مرے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا۔ تم بھی اپنے دین کے لئے قتال کرو۔

آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت زیاد بن لبید تھے۔ عقبہ ثانیہ میں ستر اصحاب کے ساتھ آپ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد جب مدینہ واپس آئے تو آتے ہی اپنے قبیلہ بنو بیاضا کے بت توڑ دیئے۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے۔ آنحضرت ﷺ کی مدینہ ہجرت کے بعد آپ نے بھی مدینہ ہجرت کی۔ اس لئے حضرت زیاد کو مہاجر انصاری کہا جاتا ہے۔ حضرت زیاد غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ محرم نو ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وزکوۃ وصول کرنے کے لئے الگ الگ محصلین مقرر فرمائے تو حضرت زیاد کو حضرموت کے علاقے کا محصل مقرر فرمایا۔ حضرت عمر کے دور تک آپ اسی خدمت پر مامور رہے۔ اس منصب سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں اکتالیس ہجری میں وفات پائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے حضرت معطب بن عبید۔ حضرت معطب بن عبید غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور انہوں نے یوم الرجیع میں شہادت پائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ صفر چار ہجری میں اپنے دس صحابیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر احسن بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جا کر قریش کے حالات دریافت کریں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے آپ کو اطلاع دیں لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عضل اور قارہ کے چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں آپ چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ خواہش معلوم کر کے وہی پارٹی جو خبر رسانی کے لئے تیار کی گئی تھی ان کے ساتھ روانہ فرما دی لیکن دراصل جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنولحیان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے۔ جب عضل اور قارہ کے یہ غدار لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولحیان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوا دی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آ رہے ہیں تم آ جاؤ جس پر قبیلہ بنولحیان کے دوسو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں ان کو آ پکڑا۔ دس آدمی دو سو سپاہیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لہٰذا فوراً یہ صحابی ایک قریب کے ٹیلے پر چڑھ کر مقابلے کے واسطے تیار ہو گئے۔ کفار نے ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ ہم تم سے پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہمیں تمہارے عہد و پیمان پر کوئی اعتبار نہیں ہے، پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا کہ اے خدا تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔ غرض عاصم اور ان کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

پھر ایک ذکر ہے بدری صحابہ میں حضرت خالد بن بکیر کا۔ حضرت خالد بن بکیر، عاقل، حضرت عامر، حضرت ایاس نے اکٹھے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا اور ان چاروں بھائیوں نے دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن بکیر اور حضرت زید بن دثنہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں موجود تھے۔ آپ صفر 4 ہجری کو 34 سال کی عمر میں جنگ رجیع میں عاصم بن ثابت اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ قبائل عضل و قارہ کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دین کی حفاظت کیلئے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اصحاب پر سلام جو ایمان کے چشمے کی طرف پیاسے کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے۔ جو دن کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور دین کے ستارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی علمی اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے اور راتوں کی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے مکرم اسماعیل مالا غالا صاحب مبلغ سلسلہ یوگنڈا کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔ جن کی 25 رمئی 2018 کو وفات ہوئی اور نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad